

15 / دینی، فقہی، سیاسی اور تاریخی موضوعات پر فکر انگیز مضامین

إِظْهَارُ الْحَقِّ الْحَقِيقِ

امام احمد رضا فاضل بریلوی اقدس سرہ

بزمِ عاشقانِ مصطفیٰ

لاہور، پاکستان

دینی، فقہی، سیاسی اور تاریخی موضوعات پر فکر انگیز معلومات

اظہار الحق والجلی

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ

بزم عاشقانِ مصطفیٰ
لاہور، پاکستان

انظہار الحق الحبلی	_____	نام کتاب
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ	_____	تحریر
گیارہ سو	_____	تعداد
بزم عاشقان	_____	ہدیہ
بزم عاشقانِ مصطفیٰ	_____	ناشر
جنوری ۱۹۹۸ء	_____	سن اشاعت
شرکت پرنٹنگ پریس لاہور	_____	مطبع

نوٹ:

بیرون جات کے احباب ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ
ارسال کر کے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ
بزم عاشقانِ مصطفیٰ

مکان نمبر ۲۵ - گلی نمبر ۳۲ - فلینگ روڈ، لاہور کوڈ، ۵۴۰۰۰

تعارف

سید آل رسول حسنین قادری برکاتی سجادہ نشین خالقاہ برکاتیہ نوریہ، مارہرہ مطہرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فَحَمْدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

سید الانبیاء علیہ التھیمة والثناء کا

ارشاد گرامی ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی مانند ہیں۔ مجدد مائتہ حاضرہ چشم و چراغ خاندان برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں برکاتی فاضل بریلوی قدس سرہ اس حدیث شریفہ کے منظر اتم ہیں۔ فاضل بریلوی کو ظل فاروق کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا کہ انہوں نے اپنے قلم سے شیخ نجدی کے ہندوستانی جیلوں کے چہروں سے نقاب نوج کر پھینکا۔ یہ وہ قلم تھا جسے ذوالفقار حیدری کا جانشین کہا جاسکتا ہے۔ فاضل بریلوی کی ساری زندگی تبلیغ و جہاد کی زندگی رہی اور یہ جہاد اپنے اپنے قلم کے ذریعہ کیا۔ سچ پوچھئے تو ہند میں مذہب اہل سنت والجماعتہ کے فروغ، استحکام اور تحفظ میں جو عطیہ فاضل بریلوی کا رہا ہے وہ شاید ہی کسی اور کے نصیب میں آیا ہو۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نجدیت، وہابیت، رافضیت، نجیریت اور ایسے ہی دوسرے طاعنوتی گروہوں کے مقابلے میں مجتہد ایک تحریک بن کر منظر عام پر آئے۔

میرے والد ماجد سید العلماء سرکار آل مصطفیٰ سید میاں علیہ الرحمۃ و
 الرضوان فرماتے تھے کہ اس دور میں سنیت کی پرکھ کا معیار صرف اور
 صرف اعلیٰ حضرت ہیں۔ فاضل بریلوی کو یہ مقام اُن کے نقوی اور عشق رسول صلی اللہ
 علیہ وسلم نے دلایا۔ تقلیدِ بلاال نے انہیں وہ کمال بخشا جو رب ذوالجلال کے
 کرم لازوال کی بہترین مثال بن گیا۔ احمد رضا درحقیقت احمد مختار صلی اللہ
 علیہ وسلم کی رضا تھے۔ اُن کا علم و فضل حسب نسب، زہد و نقوی، عبادت و ریاضت
 ایک طرف اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف۔ تحقیق کے میدان میں
 نکلے تو اپنے زمانہ کے اچھے اچھے محققین کے چھکے چھڑا دیئے۔ تصنیف کی دنیا
 پسند کی تو علم و آگہی کے دریا بہا دیئے۔ نعت کے میدان میں آئے تو قرآن و
 حدیث کی ترجمانی کے سکے جماد دیئے۔ پچاس سے زیادہ علوم پر قلم اٹھایا، لکھا
 اور بہت لکھا، ہاں لکھنے کا حق ادا کر دیا۔ فاضل بریلوی کا کردار، گفتار، اقوال،
 اعمال، افعال غرض یہ کہ ان کی پوری شخصیت کسی ہندی شاعر کے اس صوفیانہ
 شعر کی مصداق تھی۔

لالی میرے لال کی جت دکھوں تیرے لال
 لالی دیکھن میں گئی میں بھی ہو گئی لال

اعلیٰ حضرت نے ایک ایسے دور میں قلم اٹھایا جب ہر طرف لادینیت
 و ہابیت اور نجدیت کا زور تھا۔ آج پھر کچھ ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے۔
 گروہ و ہابیت نے سنی علماء کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر پھر سے اپنا ننگا ناچ
 شروع کر دیا ہے۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی تحریروں
 کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ دارالعلوم محبوب
 سبحانی، بمبئی کے جواں سال مجاہدین سنیت نے نشر و اشاعت کا بیڑا اٹھایا

ہے اور گروہ وہابیہ کے سروں پر برس نے کے لئے رضوی ہتھوڑوں کا انتخاب کیا ہے۔ ایسا ہی ایک ہتھوڑا ہے یہ رسالہ جو اس وقت آپ کی نظروں کے سامنے ہے۔ یہ بھی ملک رضا کا فیضان ہے۔ یہ ایک تاریخی مقدمے کی روداد بھی ہے اس میں وہ نیزے چھپے ہوئے ہیں جو نجدیت کے سینے کو چھلنی کر دینے کی آج بھی وہی طاقت رکھتے ہیں۔

یہ رسالہ اب سے کئی برس پہلے میرے جد بزرگوار تاج العلماء رسید شاہ اولاد رسول محمد میاں صاحب قدس سرہ نے شائع کروایا تھا۔ کل اسے چھپوانے کا مشرف اولاد رسول کو ملا تھا، آج اس کا تعارف پیش کرنے کی سعادت آل رسول کو ملی ہے۔ ویسے بھی اعلیٰ حضرت کے پیروم راشد خاتم الاکابر رسیدنا شاہ آل رسول احمدی رحمۃ اللہ علیہ کی گڈی کا وارث ہونے کے ناتے مجھ حقیر کا اعلیٰ حضرت پر کچھ زیادہ ہی حق بنتا ہے۔

رب تبارک و تعالیٰ ہمیں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور فرمائے اور اس راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس راستے پر چل کر امام احمد رضا صراط الذین انعمت علیہم کی سیرا تفسیر بنے۔ آمین

۴ یا الہی مسلک احمد رضا خاں زندہ باد

خاک کف پائے رسول

... اسوۃ کونین

۱۶ ذی قعدہ ۱۴۰۶ھ

تقدیم

از حضرت علامہ مولانا غلام ربانی صاحب قبلہ فائق اعظمی شیخ الحدیث دارالعلوم محبوب سہجانی کراچی
اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددین و ملت سیدنا امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز
کی بشمار تصانیف و تالیفات میں۔ ان سب کے مطالعہ کے لئے ایک عمر درکار ہے لیکن اب تک جو کچھ
مطالعہ میں آسکا ہے اس سے جہاں میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے وہیں میرے عقیدوں میں نہ ٹوٹنے
والی پختگی بھی پیدا ہوئی ہے۔ امام موصوف کی ہر تحریر اور ہر کتاب میں یہ امر خاص طور پر نمایاں ہے اور
وہ حق و باطل کے مابین بر ملا اظہار ہے آپ نے حق کو حق اور باطل کو باطل قرآن و حدیث کی روشنی
میں دلائل قاہرہ سے ثابت کیا ہے۔

اسلام کے نام پر زمانہ قریب میں جو باطل فرقے پیدا ہوئے ان کی بیخ کنی ایک مجدد وقت کی
اہم ذمہ داری تھی۔ وہ غیر مقلدیت ہو یا دیوبندیت۔ رافضیت ہو یا وہابیت ان تمام گمراہ جماعتوں
کے غلط عقیدوں کی پوری قوت دلائل سے تردید کر کے راہ حق و صواب کو خوب خوب روشن فرمایا
ہے بلاشبہ آپ کا یہ تجدیدی کارنامہ امت پر احسان عظیم ہے۔

زیر نظر رسالہ اظہار الحق الجلی سوال و جواب کی صورت میں ہے جس میں غیر مقلد فرقہ کا گمراہ
ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بجائے خود بیش بہا معلومات کا عظیم خزانہ ہے۔ مولیٰ تعالیٰ کی بارگاہ
میں دعا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام موصوف علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی خزانہ سے ہم سب کو فیض یاب
کرے۔ اور اہلسنت و جماعت کے عقیدہ پرستی کام کے ساتھ عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے۔

”بزم فیضانِ رضا“ دارالعلوم محبوب سہجانی بمبئی کے ہونہارا اور مخلص طلبہ کی انجمن ہے
جس کا بنیادی مقصد دینی نشریات کے ساتھ ساتھ بالخصوص اعلیٰ حضرت امام موصوف کی
کتابوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنا ہے۔ مولانا تعالیٰ بزم فیضانِ رضا کے طلبہ کو اعلیٰ حضرت
کے علمی فیضان سے نوازے اور ان کی دینی خدمات کو شرف قبولیت کا درجہ بخشے۔ آمین بکرمتہ
سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم۔

غلام ربانی

نیرۃ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی الحاج محمد اختر رضا خاں صاحب ازہری قائم مقام مفتی اعظم ہند بریلی تشریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنَسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بزم فیضان رضا جو دارالعلوم محبوب سبحانی گرا بیٹی کے
طلباء کی انجمن ہے۔ اس انجمن نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ
عنه کی کتاب مستطاب برکات الامداد اور مسائل سبعہ
مفتی رضوان الرحمن صاحب رحمۃ اللہ علیہ چھاپی ہے اور
الفضل الموبیٰ اور اظہار الحق الجلی ہر دو تصنیف اعلیٰ حضرت
علیہ الرحمہ چھاپنے کا ارادہ ہے۔ بزم فیضان رضا کا
قیام ان مقاصد خیر کے لئے خوب ہے اور فرحت افزاء
مولائے کریم بزم فیضان رضا کو قائم اور فیضان رضا
کو عام اور دائم فرما۔ آمین وصلى الله تعالى على سيدنا
محمد وآله وصحبه وابنه وبارك وسلم۔

محمد اختر رضا
بریلی تشریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهٖ الْکَرِیْمِ

نقل اظہار حضور پر نور مرشد برحق امام اہلسنت مجدد دین و ملت سیدنا
اعلیٰ حضرت مولانا شاہ عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں صاحب قبلہ فاضل بریلوی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ گواہ جانب مدعا علیہم بمقدمہ نمبر ۲۸ ۱۹۰۲ء حاجی الہی بخش
وغیرہ مدعیان بنام ابوالبرکات وغیرہ مدعا علیہم محکمہ صاحب حج بہادر شہر آ رہ
نسبت مسجد دومراول، منقصر، ارجون ۱۹۰۳ء جو بذریعہ بند کمیشن کے ہوا۔
مسمیٰ بنام تاریخی اظہار الحق الجلی ۱۳۲ھ۔

سوالات چین جانب مدعا علیہم مع جواب

سوال ۱:۔ نام، عمر، سکونت، پیشہ

جواب:۔ منظر کا نام مولوی حاجی احمد رضا خاں صاحب ولد حضرت مولانا مولوی

نقی علی خاں صاحب، عمر ۴۸ سال، پیشہ زمینداری

سوال ۲:۔ آپ تمام علوم دینیات سے پوری طور پر واقفیت رکھتے ہیں؟

جواب:۔ میں آبا و اجداد سے علوم دین کا خادم ہوں۔ چوبہتر سال سے میرے یہاں

سے فتویٰ جاری ہے۔ تمام ہندوستان اور کشمیر اور برما سے مسائل کے

سوالات آتے ہیں۔ ابھی چین سے چودہ مسئلے دریافت کئے ہیں چنانچہ لفافہ

مرسلہ چین داخل کرتا ہوں۔

سوال ۳: آپ کا مذہب کیا ہے؟

جواب: مسلمان سنی مقلد۔

سوال ۴: ہندوستان کے عام سنی مسلمانوں کا کیا مذہب ہے؟

جواب: یہی مذہب ہے جو میرا مذہب ہے۔

سوال ۵: غیر مقلد جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں ہندوستان میں کب ظاہر ہوئے؟

جواب: ان کو پیدا ہوئے ابھی سو برس نہیں گزرے۔ ۱۳۳۳ھ میں دہلی کے ایک شخص اسماعیل نے یہ نیا مذہب نکالا اور ہندوستان کو دارالکرب بتا کر جہاد

کا جھنڈا قائم کیا۔

سوال ۶: اس سے پہلے سنیوں میں ہندوستان کے تمام مسلمان کس مذہب پر تھے

اور سلاطین کس مذہب پر تھے؟

جواب: تمام سنی مسلمان رعایا و سلاطین سب مقلد سنی حنفی تھے۔ اسی لئے گورنمنٹ نے

حنفی مذہب کو اس ملک کے سنی مسلمانوں کا مذہب مان کر اسی مذہب کی

کتابیں "ہدایہ قاضی خاں عالمگیری در مختار" انگریزی میں ترجمہ کرائیں اور

انہیں کتابوں پر مقدمات فیصل ہوئے ہیں۔ غیر مقلد کی کوئی کتاب نہ ترجمہ

ہوئی اور نہ اس پر فیصلہ ہوا۔

سوال ۷: سلطنت کی حالت قوت میں یہ فرقہ غیر مقلدین پیدا ہوا یا کب اور نکل کر

اپنا نام کیا رکھا؟

جواب: یہ فرقہ ضعف سلطنت میں پیدا ہوا۔ اپنا نام موحد و محمدی، وعامل بالحدیث

رکھا اور اہلسنت نے عرب و عجم میں ان کا نام وہابی اور غیر مقلد اور لاندہب رکھا

نے اہلسنت ہونے کا دعویٰ کیا مگر عرب و عجم کے اہلسنت نے ان کو اہل بدعت جانا

سوال ۸: اس فرقہ کے ظاہر ہونے پر ہندوستان کے علمائے اہلسنت نے اس کی تردید کی

یا نہیں اور علمائے حرمین شریفین سے فتاویٰ اس مذہب کے بطلان پر آئے یا

نہیں؟

جواب: ہاں۔

سوال ۹: اس فرقہ جدیدہ کا فتنہ ہندوستان میں دفعۃً پھیلا یا آہستہ آہستہ اور ہر جگہ اور ہر مقام میں اس کی کثرت ہوئی یا کیا؟

جواب: اس کا فتنہ بتدریج پھیلا۔ بہت جگہ ابھی تک ان کا نام و نشان نہیں اور بعض جگہ چند سال سے گنتی کے لوگ اس مذہب کے ہوتے ہیں۔

سوال ۱۰: غیر مقلدین اہلسنت میں داخل ہیں یا مبتدع ہیں اور مبتدع ہیں تو کس دلیل سے؟

جواب: غیر مقلدین مبتدع گمراہ ہیں۔ علمائے عرب و عجم کا اس پر اتفاق ہے۔ دیکھو عرب شریف کا فتویٰ، "فتویٰ الحرمین" جس پر علمائے مکہ و مدینہ کی مہرس ہیں اور کتاب فتح المبین اور جامع الشواہد جن پر عرب و ہند کے بہت سے علماء کی مہرس ہیں اور طحاوی حاشیہ در مختار میں ان کے بدعتی ہونے کی تصریح ہے۔

سوال ۱۱: فرقہ غیر مقلدین کیوں کر مذاہب اربعہ اہلسنت و جماعت سے خارج ہیں جو بدعتی اور ناری ہوتے بلکہ وہ تو بلا تعین چاروں اماموں کی تقلید کرتے ہیں؟

جواب: یہ غیر مقلدین کا دھوکہ ہے ان کے یہاں تقلیدِ مشرک ہے۔ ان کے پیشوا اسمعیل دہلوی اور صدیق حسن خان بھوپالی اسے لکھ گئے ہیں۔ چاروں اماموں کو حدیث کا مخالف بتاتے ہیں۔ انہیں کی کتاب ظفر المبین اسی بیان میں ہے یہ کوئی مسند کسی امام کی تقلید سے نہیں مانتے اتفاقہ کوئی موافقت ہو جائے تو دوسری بات ہے اسے اتباع نہیں کہیں گے۔ دیکھو توضیح و تلویح۔

سوال ۱۲: یہ بیان کیجئے کہ غیر مقلدین کے مسائل ایسے بھی ہیں جو مذاہب اربعہ اہلسنت میں سے کسی کے نزدیک جائز نہ ہوں۔

جواب: بہت مسائل ہیں جیسے ایک جلسہ میں تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق پڑنا۔ وضو میں سر کی جگہ گپڑی کا مسح۔ ان کی کتاب تحفۃ المؤمنین میں جو ان

کے پیشوا نذیر حسین کے شاگرد نے بعد نظر ثانی کے مطبع نو لکشور میں دوبارہ چھپوائی
اس کے صفحہ ۱۷ پر صاف لکھا ہے کہ چھو پھی کے ساتھ نکاح درست ہے ان
کے یہاں خون اور شراب اور سور کی چربی ناپاک نہیں جیسا کہ ان کی روئے
ندیہ صفحہ ۱۲ وغیرہ سے ثابت ہے۔

سوال ۱۳: تیس ابو حنیفہ کے خلاف باطل کہنے والے کو کیا لکھا ہے؟
جواب: فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں ہے جو شخص امام ابو حنیفہ کے قیاس کو حق نہ مانے وہ کافر
ہے۔

سوال ۱۴: غیر مقلدین کے پیشواؤں نے بزرگان دین و فقہائے کرام و مقلدین
مصلحتی اربعہ کی نسبت اور نیز قبہ مبارک (حضور صاحب لولاک صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بارے میں کیا لکھا ہے؟
جواب: ان کے پیشوا صدیق حسن خاں وغیرہ نے مشرک و بدعت و مشرک
لکھا ہے۔

سوال ۱۵: نواب صدیق حسن خاں نے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
شان میں کیا بے ادبی کے کلمات لکھے ہیں؟
جواب: اپنی کتاب انتقاد الریح کے غالباً صفحہ ۲۲ پر صریح گمراہ بتایا ہے کہ انہوں
نے جماعت تراویح کو رواج دیا اور خود اسے بدعت کہہ کر اچھا بتایا حالانکہ
کوئی بدعت قابل ستائش نہیں سب گمراہی ہے۔

سوال ۱۶: شیخین کو جو گالی دینے والا ہے اس کے بارے میں اکابر اہلسنت کی کیا
رائے ہے؟

جواب: جو شخص ابوبکر صدیق یا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو برا کہے بہت سے آئمہ
نے اسے کافر کہا ہے اور اس قدر پر تو اجماع ہے کہ ایسا شخص بددین ہے
دیکھو تنویر الابصار، درمختار فتاویٰ عالمگیری، فتاویٰ خلاصہ فتح القدر،
اشاعہ بکر الیق، غنیہ، عمود الدینیہ وغیرہ۔

سوال ۱۷: ایسا کہنے والے کو احتیاطاً کافر نہ کہیں تو مبتدع کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟
جواب: ضرور مبتدع و گمراہ ہیں۔

سوال ۱۸: حنفیوں کی نماز شافعی المذہب کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟
جواب: اس میں بہت اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ شافعی نے اگر فرض و شرائط حنفی کی رعایت نہ کی تو اس کے پیچھے حنفی کی نماز جائز نہیں۔ دیکھو بحرالائق اور ردالمحتار وغیرہ اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں یہ بھی قید لگائی کہ وہ حنفی کے ساتھ تعصب نہ رکھتا ہو۔ ورنہ اس کے پیچھے نماز منع ہے۔

سوال ۱۹: حنفیوں کی نماز غیر مقلدین کے پیچھے جائز ہے کہ نہیں؟

جواب: نہیں جائز ہے۔ اس لئے کہ غیر مقلدین اہل اہوا سے ہیں جس کا بیان ابھی گذرا۔ اور اہل اہوا کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ فتح القدیر شرح ہدایہ میں ہے کہ امام محمد امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف سے روایت فرماتے ہیں کہ اہل اہوا کے پیچھے نماز ناجائز ہے اور ان کے مذہبی مسئلے اس قدر مخالف ہیں کہ ہمارے مذہب میں نہ ان کی طہارت ٹھیک ہوتی ہے اور نہ نماز۔ کہ یہ مردار اور سور کی چربی تک کو ناپاک نہیں جانتے ہیں اور کٹورے بھر پانی میں چھ مارے پشاب پڑ جائے تو اسے پاک سمجھتے ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ جب تک اتنی نجاست نہ پڑے کہ پانی کارنگ، مزہ، بو بدل جائے اس وقت تک پانی پاک رہے گا۔ دیکھو غیر مقلدین کی کتاب فتح المفیت صفحہ ۵ اور طریقہ محمدیہ صفحہ ۷، ۶۔

سوال ۲۰: کیا حرمین شریفین میں چاروں مذہب کے اہلسنت و جماعت غیر مقلدوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں؟

جواب: یہ محض غلط ہے۔

سوال ۲۱: مولوی نذیر حسین پشوائے غیر مقلدین جب مکر معظمہ گئے تھے حاکم مکہ نے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا؟

جواب : نذیر حسین دہلوی ذوالحجہ ۱۳۱۵ھ میں مکہ معظمہ گئے۔ وہاں مخبری ہوئی کہ یہ ادران کا ایک ساتھی سلیمان جو ناگڈھی غیر مقلد ہیں اور مسجد الحرام میں غیر مقلدین کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ اس پر دوڑائی یہ دونوں غیر مقلد ادران کے ساتھی گرفتار ہوئے۔ تین دن حوالات میں رہے پھر دولت عثمان نوری یا شاگور نر ملک حجاز کے حضور ان کی پیشی ہوئی۔ وہاں انہوں نے توبہ کی اور حنفی حاکم نے ان سے توبہ نامہ لکھوایا اس وقت رہائی ہوئی۔ یہ خبر میں نے معتبر علماء سے سنی جو اس واقعہ میں موجود تھے۔ پھر مکہ معظمہ کے چھپے ہوئے اشتہار دیکھے جو وہاں کے مطبع میری میں چھپے تھے۔ وہ اشتہار پیش کرتا ہوں۔ پھر دوسرا اشتہار مع ترجمہ وہیں مکہ معظمہ میں چھپا وہ بھی پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے سوا ۱۲۹۵ھ میں کہ مظہر حج کو گیا تھا قافلہ کی داخلی کعبہ میں تھی کعبہ معظمہ کا دروازہ بہت بلند ہے خادم اور بیٹھے لوگوں کا ہاتھ پکڑ کر داخلی کے لئے کھینچ رہے تھے ایک مغل کی وضع پر افسر کو بد مذہبی کا شبہ ہوا۔ جب وہ داخلی کے لئے گیا خادم نے دھمکا دیا۔ اس کے ساتھ کا ایک غیر مقلد وہابی سفار کو بڑھا افسر کے حکم سے اس وہابی کے سر پر خادم نے اس زور سے چیت لگائی کہ تمام مسجد میں آواز پہنچی ہوگی۔ یہ میری آنکھ کا دیکھا ہوا ہے۔ یہ لوگ جب جاتے ہیں اپنا مذہب چھپاتے رہتے ہیں ورنہ سزا پاتے ہیں۔

سوال ۲۲: غیر مقلدین کے بارے میں فتاویٰ الحرمین آپ کے پاس ہیں؟

جواب : اصل دو فتویٰ پیش کرتا ہوں۔ نیز ایک کتاب مطبوعہ ممبئی پیش کرتا ہوں۔

سوال ۲۳: آپ تصدیق کرتے ہیں کہ یہ مہر س وہیں کے علماء کی ہیں؟

جواب : میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو مہر س ان فتوؤں میں ہیں وہ وہیں کی ہیں

سوال ۲۴: کیونکہ اور کس وجہ سے آپ تصدیق کرتے ہیں؟

جواب : منظر نے یہ بڑا فتویٰ مگر معظمہ بھیجا تھا اور یہ دوسرا فتویٰ میرے دوست مولوی نذیر احمد خاں صاحب مرحوم نے احمد آباد گجرات سے مدینہ شریف کو بھیجوا یا تھا وہاں کی مہر میں ہو کر بذریعہ مولوی عبدالحق صاحب مجاور (یعنی مہاجر) کے ان کے پاس آیا اور انہوں نے مجھے بھیجا۔ جدہ کالفافہ موجود ہے اور اس میں سلطانی ٹکٹ لگے ہیں پیش کرتا ہوں۔ بڑا فتویٰ مگر شریف کی مہر میں ہو کر بذریعہ مولینا حاجی عبدالرزاق صاحب مطوف کعبہ معظمہ کے بمبئی مولوی عمر الدین صاحب کو اور ان کے واسطے سے مجھے پہنچا۔ جدہ کالفافہ پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے ساتھ مولینا حاجی عبدالرزاق صاحب کی کا یہ خط جو پیش کرتا ہوں میرے نام آیا۔ اور دوسرا خط اور پیش کرتا ہوں۔ یہ سردار علمائے مکہ معظمہ مولینا محمد سعید البصیل نے میرے نام اپنی مہر کے ساتھ مع اسی فتویٰ کے بھیجا۔ اس کی چند سطروں کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے :

”کہ یہ خط ہے حضرت اجل و افضل میرے سردار اور میرے بھائی اور میرے معزز حضرت احمد رضا قادری محمدی حنفی کو کہ ان کی سعادت اور جلالت ہمیشہ رہے۔ وہ آداب جو آپ کے رتبہ کے لائق ہیں ہدیہ بھیج کر عرض ہے کہ آپ کا عجاوب جو آپ نے رافضیوں، نیچر لوں، وہابیوں، غیر مقلدوں گمراہ فرقوں کے رد کے لئے تالیف کیا یہاں پہنچا مجھے نہایت پسند آیا اور میں نے اس کے اخیر میں وہ لکھ دیا جو اس کے لئے لکھنا لازم تھا۔ تحریر

۲۲ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ

محمد سعید البصیل

مفتی شافعیہ سردار علمائے مکہ معظمہ

سوال ۲۵: غیر مقلدین کی بدعت لزوم کفر تک پہنچی ہے یا نہیں؟
جواب : بہت وجہ سے پہنچی ہے۔ تین وجہیں یہ کہ غیر مقلدین اجماع اور قیاس

اور تقلید کے منکر ہیں جیسا کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہے اور ان کے پیشوا
نواب صدیق حسن خاں نے لکھا ہے کہ۔ قیاس باطل و اجماع بے اثر
آمد اور ہمارے ائمہ تصریح فرماتے ہیں کہ اجماع قیاس و تقلید ضروریات
دین سے ہیں۔ دیکھو کشف الاسرار امام عبدالعزیز بخاری مطبع قسطنطنیہ اور
فصول البدائع مطبع استنبول اور مواقف و شرح مواقف اور فوائح وغیرہ
اور ضروریات دین کا منکر مسلمان نہیں ہے۔ دیکھو تنویر الابصار اور
در مختار اور شرح فقہ اکبر اور ادلام امام ابن حجر اور بحر الرائق اور رد المحتار
وغیرہ وغیرہ۔ چوتھے یہ کہ ان کے امام اسمعیل دہلوی نے ایضاح الحق میں
اللہ تعالیٰ کو مکان و جہت سے پاک ماننے کے عقیدہ دینی کو بدعت حقیقی
بتایا اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو فتاویٰ قاضی خاں و فتاویٰ عالمگیری وغیرہ
پانچویں ان کے امام مذکور نے تقویتہ الایمان میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام
کی شان میں سخت گستاخی کے کلمے لکھے اور یہ کفر ہے۔ دیکھو شفا شریف
قاضی عیاض اور سیف المسلول امام سبکی وغیرہ۔ چھٹی اسی تقویتہ الایمان
میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مرکز مٹی میں مل جانا لکھا ہے
اور اماموں نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کفر ہے۔ دیکھو شرح مواہب علامہ
زرقانی مطبع مصر۔ ساتویں یہ کہ سارا فرقہ تقلید کو مشرک اور مسلمان مقلدین
کو مشرک کہتا ہے اور یہ کلمہ کفر ہے۔ دیکھو در مختار و درر وغیرہ بحج الانہر
و عالمگیری و شرح فقہ اکبر وغیرہ۔

سوال ۲۶: ایسے مبتدع کے مجھے نماز جائز ہے یا کیا؟

جواب: محض باطل ہے۔ دیکھو شرح فقہ اکبر و فوائح شرح مسلم و فتح القدير
شرح ہدایہ وغیرہ۔

سوال ۲۷: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے کہ نہیں اور مسلمان کو برا کہنے والا فسق
ہے کہ نہیں؟

جواب : فاسق ہے صحیح بخاری شریف میں اس کی حدیث ہے۔
سوال ۲۸ : بدعتی و فاسق کی امامت مکروہ و ممنوع ہے یا نہیں۔ اس کی کیا
سندیں ہیں؟

جواب : ہاں مکروہ ہے۔ دیکھو طحاوی در مختار اور طحاوی مرقی الفلاح اور
تبعین الحقائق امام زبلی اور ردالمحتار اور غنیہ اور صغریٰ اور فتح
المبین وغیرہ۔

سوال ۲۹ : لامذہبی فسق ہے یا نہیں؟

جواب : لامذہبی ہر فسق سے بدتر فسق ہے کہ یہ بد مذہبی ہے۔ دیکھو غنیہ۔ طبع
قسنطنیہ۔

سوال ۳۰ : امام بنانا دینی تعظیم ہے کہ نہیں؟ اور مبتدع کی دینی تعظیم حرام ہے یا
نہیں؟

جواب : ہاں۔ دیکھو ردالمحتار اور فتح و طحاوی اور زبلی وغیرہ اور مشکوٰۃ شریف
وغیرہ میں حدیث ہے کہ جو کسی بدعت والے کی تعظیم کرے بیشک اس نے
اسلام کے ڈھانے میں مدد دی۔

سوال ۳۱ : کوئی حدیث صحیح پیش کر سکتے ہیں جس سے ظاہر ہو کہ مبتدع فاسق کی
امامت مکروہ و نادرست ہے؟

جواب : ایک حدیث صحیح ہے جو ابھی گزری اور صحاح ستہ سے سنن ابن ماجہ میں
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا لَایُوم فاجرٌ مؤمنًا
الا ان یقدم السلطان ینحاف سیفہ وسوطہ کوئی فاسق
کسی مسلمان کی امامت نہ کرے مگر اس حالت میں کہ وہ اپنی سلطنت کے
زور سے لے دے کہ یہ اس کی تلوار اور تازیانے کا خوف رکھتا ہو۔

سوال ۳۲ : جس طرح نماز حنفی کی شافعی کے پیچھے جائز ہے تو اسی طرح غیر مقلدوں
کے پیچھے کیوں نہیں جائز ہے اگر وہ بھی رعایت مذہب مقتدی کی کر لیں؟

جواب : شافعیہ اہلسنت ہیں ان پر غیر مقلدوں کا قیاس نہیں ہو سکتا۔ یہیں دیکھئے حضرت مولانا محمد سعید باصیل سردار علمائے مکر معظمہ شافعی المذہب ہیں انہوں نے اور دیگر مذاہب اہلسنت کے مفتیان عرب نے ان غیر مقلدوں کو بالاتفاق گمراہ لکھا ہے ابھی میں شافعیہ کی نسبت بھی فتاویٰ عالمگیری کا حوالہ دے چکا ہوں کہ حنفی سے تعصب رکھیں تو ان کے پیچھے بھی نماز منع ہے نہ کہ غیر مقلدین کہ بد مذہب ہیں اور بد مذہب بھی ایسے جن میں بہت کفریہ بدعتیں ہیں اور حنفیہ سے تعصب اتنا کہ ان کو مشرک کہتے ہیں۔

سوال ۳۳ : بعض عبارات فقہاء میں مثل شامی وغیرہ کے جو مذکور ہے کہ نماز بر وفاجر کی اقتدا میں جائز ہے۔ علیٰ ہذا حدیث صلوٰۃ خلف کلبرو فاجر اس جواز سے کیا مراد ہے ؟

جواب : یہ جواز اس معنی پر ہے کہ فرض اتر جائے گا نہ یہ کہ کوئی گراہت نہیں۔ میں انہیں دو شامی کے اقوال سے بیان کر چکا کہ فاسق و مبتدع کے پیچھے نماز نکر وہ و منع ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ نماز عام کی امامت سلاطین خود کرتے ہیں یا وہ جئے مقرر کریں اور بعض وقت حکام بد مذہب یا فاسق بھی ہوئے ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے وہی اندیشہ تھا تلوار اور تازیانہ کا، جو حدیث میں گزرا۔ اسی بنا پر یہ حدیث آئی ہے کہ ضرورت کے وقت ان کے پیچھے پڑھ لے۔ اور علماء نے فرمایا ہے کہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ اس کا فسق حد کفر تک نہ پہنچا ہو اور کوئی مرد صالح موجود نہ ہو۔ دیکھو اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ اور پھر اس حدیث کے نیچے صاف لکھ دیا ہے کہ ان کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ دیکھو مرقات شرح مشکوٰۃ علاوہ بریں اس حدیث کی صحت میں بھی علمائے محدثین مثل دارقطنی وغیرہ کو کلام ہے اور اس حدیث کا شروع کا ٹکڑا یہ ہے۔ جاہد مع کل برا کان او فاجرا یعنی ہر سلطان کے ساتھ جہاد کرو چاہے وہ بنک ہو یا بد۔ اسی سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں بادشاہوں کا ذکر ہے۔ مگر غیر

مگر غیر مقلدین اس حدیث پر اپنی خاص غرضوں کیلئے زور دیتے ہیں کہ اگرچہ مبتدع اور فاسق ہیں مگر ان کے پیچھے نماز پڑھنی واجب ہے۔ اور ان کے پیروا اسمعیل دہلوی نے بھی یہی حدیث لوگوں کو دو غلطیوں میں ناگہوار پر ابھارا تھا۔

سوال ۲۱۔ جواز کا اطلاق مکروہ تحریمی پر بھی آتا ہے یا نہیں۔

جواب :- آتا ہے دیکھو زوال مختار۔

سوال ۲۵۔ مسجد جو اہلسنت بنائیں وہ خالصتاً نے فرقے کیلئے بناتے ہیں یا عام کلمہ گو یوں کے واسطے جواب :- خاص اپنے فرقے کیلئے کہ ان کی مذہبی مسئلے مبتدعوں کے ساتھ نماز پڑھنے کی ممانعت دیکھو عرب شریف کا فتویٰ صفحہ ۸۰ جو میں نے داخل کیا ہے۔

سوال ۳۲۔ مبتدع کے ساتھ میل جول کرنے سے منع ہونے کے از روئے شرع کیا دلائل ہیں۔

جواب :- قرآن مجید میں ہے وما ینسینک الشیطن فلا تقعد لعل الذکری مع القوم الظالمین ط

اور اگر تجھے بھلا دے شیطان تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ تفسیر احمدی میں ہے کہ ظالموں

سے مراد کافر مبتدع اور فاسق ہیں والقعود مع کلہم ممتنع اور ان سے بیک بیٹھنا منع ہے

سوال ۳۳۔ اور کوئی روایت ایسی بھی ثابت ہے جسے مبتدعین کے جنازے کی نماز پڑھنی اور ان کے ساتھ نماز پڑھنی منع ہے

جواب :- فتاویٰ الحرمین کے صفحہ ۸۰ پر یہ حدیث ہے۔ ان مرضوا فلا تعود و ہم وان ما لوافلا

تشہد و ہم۔ اور یہ حدیث ہے۔ لا تجالسوہم ولا تشاربوہم ولا تؤءاکلوہم ولا

تساکلوہم۔ اور یہ حدیث ہے۔ لا تصلوا علیہم ولا تصلوا معہم

یعنی مبتدع لوگ بیمار پڑیں تو ان کو پوچھنے کو نہ جاؤ اور اگر مر جائیں تو

ان کے جنازے پر نہ جاؤ اور ان کے ساتھ نہ بیٹھو اور ان کے ساتھ کھانا

پینا۔ شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو۔ ان کے ساتھ

نماز نہ پڑھو۔

سوال ۳۸۔ کیا مسجد میں سب مسلمانوں کا حق ہوتا ہے اور مسلمان کے کہتے ہیں۔

جواب: مسلمان وہ ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہو۔ امت کے دو معنی ہیں۔ امت دعوت جنہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق کی طرف بلایا۔ یوں تو تمام عالم ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت ہے اور امت اجابت وہ جنہوں نے بلانا قبول کیا اور حق کو پورا مانا جب امت مطلق بولتے ہیں۔ یہی دوسرے معنی مراد ہوتے ہیں۔ اس معنی پر جو مسلمان ہے اس کے لئے مسجد میں حق ہے۔ مگر مبتدع اس معنی میں داخل نہیں۔ دیکھو تو صحیح امام صدر الشریعہ اور تلویح امام تفتازانی۔

سوال ۳۹: کیا سب مسلمان جو امت اجابت ہوں یعنی اہلسنت ہوں ان سب کا حق مسجد میں برابر ہے؟

جواب: ان سب کا حق بھی برابر نہیں۔ بلکہ جو مسجد جس قبیلے کے لئے بنے اس کا حق اس میں مقدم ہے۔ وہ وقت حاجت اوروں کو اس میں نماز پڑھنے سے روک سکتے ہیں۔ دیکھو در مختار۔

سوال ۴۰: کسی وجہ اور کسی مصالحت سے مسلمان کو جس کا حق مسجد میں تھا نکال دینا جائز ہے یا نہیں۔ اور روکنے والا بموجب آیت شریفین ومن اظلم ممن منع مسلماً من المسجد الا انہ کے ظالم کہلائے گا یا نہیں؟

جواب: بہت سی صورتوں میں مسلمان کو مسجد سے روکنا اور نکال دینا شریعت نے جائز رکھا ہے۔ بلکہ حکم دیا ہے ازاں جملہ لہسن اور کچی پیاز کھلنے والا اور حدیث میں ہے من وجب سعة ولم یضع فلا یقر بن مصلافا۔ جو گنجائش پائے اور قربانی نہ کرے۔ وہ ہمارے مسئلے کے پاس نہ آئے۔ دیکھو ابن ماجہ۔ فقہ میں حکم ہے کہ موزی شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے۔ جس کے آنے سے برہمی پیدا ہوتی ہے۔ دیکھو اشباہ اور در مختار عمدۃ القاری بشرح صحیح بخاری اور آیت شریفین میں فاسق بلا وجہ شرعی مسجدوں سے لوگوں کو باز رکھ کر انہیں ویران کر دینے کی برائی کا بیان

ہے۔ ورنہ خود اسی آیت میں مفسدوں کی نسبت فرمایا ہے کہ انہیں مسجد میں آنے کا حق نہیں ہے مگر ڈرتے ہوئے۔

سوال ۴۱: غیر مقلدین اگر سنیوں کی جماعت میں آکر شریک ہوں تو سنیوں کا کوئی مذہبی حرج ہے؟

جواب: کئی حرج ہیں۔ ایک تو یہ کہ سنیوں کے مذہبی مسئلے سے ان کے ساتھ نماز منع ہے۔ دیکھو فتاویٰ الحرمین صفحہ ۸۷۔ دوسرے یہ کہ سنیوں کو مشرک اور ان کے اماموں کو برا کہتے ہیں تو نماز میں ان کا پاس ہونا انہیں غیظ آنے کا باعث ہوتا ہے اور اصل مقصود نماز ذکر الہی ہے۔ اس میں خلل پڑتا ہے۔ تیسرے غیر مقلدین جب اپنے طریقے سے وضو کریں اور نماز پڑھیں تو ہمارے مذہب میں وہ نماز سے باہر ہیں۔ کیونکہ ان کی نماز اور وضو ٹھیک نہیں۔ اور جو نماز سے باہر ہو اسے نماز کی صفوں میں کھڑا کرنا گناہ ہے۔

سوال ۴۲: کیا حنفیوں کو استحقاق اپنے مذہبی مسئلے کی رو سے ہے کہ غیر مقلدین کو اپنی مساجد میں آنے سے روکیں؟

جواب: ہاں کئی وجہ سے استحقاق ہے۔ اول ان کے آنے سے فتنہ ہوتا ہے کہ جس کے سبب ملک میں بکثرت فوجداری کے مقدمے ہوئے اور چٹکوں وغیرہ تک نوبت پہنچی اور فتنہ کا بند کرنا عقل و شرع و قانون سب میں واجب ہے۔ دوم ان کے آنے سے نمازیوں کو نفرت ہوتی ہے اور جو جہ نفرت ہو مسجد سے روکا جائے گا۔ جیسے جذامی یا وہ جس کا بدن پرپ ہو گیا ہو۔ حالانکہ ان کا اپنا کوئی قصور بھی نہیں تو بد مذہب بدرجہ اولیٰ روکا جائے گا۔ سوم ان کے فتنہ کے خوف سے نمازی مسجد چھوڑ بیٹھے تو مسجد ویران ہوئی اور نہ چھوڑا اور فتنہ اٹھے تو جیل آباد ہوئے۔ مسجدیں یوں بھی ویران ہوئیں اور غم و غصہ کھایا کئے تو نماز خراب ہوئی۔

سوال ۴۳: نصاریٰ بخران کا وفد بخدمت حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد

شریف میں آنا کس حیثیت سے تھا اور حضور نے منع کیوں نہ فرمایا۔

جواب : نصاریٰ بجران امان لے کر حاضر ہوئے تھے اور جو امان لے کر آئے اس سے

تعرض جائز نہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ صحابہ کرام نے ان کو روکنا چاہا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ دیکھو زرقانی شرح مواہب

سوال ۴۴۲: مسجد حرام خواہ اور مساجد میں کفار کا آنا امام شافعی و امام مالک و

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک جائز ہے کہ نہیں؟

جواب : امام مالک تو مطلقاً اجازت نہیں دیتے اور امام شافعی اور امام احمد

مسجد الحرام میں منع کرتے ہیں اور امام محمد کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ اختلاف

ذمیوں کے بارے میں ہے جو سلطنت اسلام میں مطیع اسلام ہو کر رہیں۔

دیکھو جامع صغیر امام محمد و ہدایہ در مختار۔

سوال ۴۴۵: امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک کفار کا مسجد میں حقدار بن کر آنا جائز

ہے یا نہیں؟

جواب : نہیں جائز ہے دیکھو ہدایہ۔

سوال ۴۴۶: کفار مستامن پر مدعیان اسلام کا قیاس صحیح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب : ہرگز نہیں۔ اسی حدیثوں سے گزرا کہ مستامن کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے مسجد میں آنے سے نہ روکا اور نماز پڑھنے دی اور کچا لہسن اور پیاز کھانے

والے مسلمان کو مسجد سے منع فرمایا اور قربانی چھوڑنے والے کو حکم ہوا کہ ہمارے

مصلے کے پاس نہ آئیں اور منافقین کلمہ گو مدعیان اسلام کو خاص جمعہ کے

جمع میں ایک ایک کا نام لے کر مسجد اقدس سے نکلوا دیا کہ اُخْرُجْ يَا

فُلَانٌ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ۔ اُخْرُجْ يَا فُلَانٌ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ

نکل جا اے فلان کہ تو منافق ہے۔ نکل جا اے فلان کہ تو منافق ہے۔

سوال ۴۴۷: کسی شخص کا دعویٰ استحقاق امامت کا بانی مسجد یا اولاد بانی مسجد

کے ہوتے ہوئے قابل اعتبار ہے یا باطل ہے اور اولاد بانی مسجد کو حق

امام و موزن وغیرہ کا حاصل ہے یا اوروں کو؟

جواب : اوروں کو دعویٰ بانی مسجد یا اس کی اولاد کے آگے خلاف فقہ ہے۔
دیکھو عالمگیری وقاضی خان اور امام و موزن قائم کرنے کا حق بانی مسجد
کو ہے اور وہ نہ ہو تو اس کی اولاد کو دیکھو جمہوی شرح اشباہ۔

سوال ۴۸۷: تقرر امام میں بحالت اختلاف قلت رائے کا اعتبار ہے یا کثرت کا؟
جواب : کثرت رائے کا اعتبار ہے یہاں تک کہ اگر جماعت کثیر جسے چاہے اس
سے وہ افضل ہو جسے جماعت قلیل چاہے۔ تو وہی مقرر ہوگا جیسے جماعت
کثیر نے چاہا دیکھو عالمگیری وغیرہ

سوال ۴۹۷: مسجد جامع میں امام و خطیب کے رہتے ہوئے دوسرے کو امامت و
خطابت کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

جواب : نہیں۔ بلکہ اس کی بغیر اجازت کے خطبہ پڑھے یا امامت کرے تو نماز
ہی نہ ہوگی۔ دیکھو عالمگیری ورد المحتار و فتاویٰ سراجیہ وغیرہ۔

سوال ۵۰۵: قوله تعالى: يا ايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا
الرسول واولى الامر منكم فان تنازعتم في شئ فردوه
الى الله والرسول من جماع وقياس کا ثبوت ہے یا اس کا رد؟
جواب : ثبوت ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر امام رازی وغیرہ۔

سوال ۵۱۵: اس آیت میں اولی الامر سے کیا مراد ہے اور فان تنازعتم کے
مخاطب کون لوگ ہیں؟

جواب : مجتہدین۔ دیکھو تفسیر کبیر۔

سوال ۵۲۷: اولی الامر کے اندر وہ مفسرین و محدثین جو رتبہ اجتہاد تک نہیں
پہنچے ہیں وہ بھی داخل ہیں یا نہیں؟ ان کی اطاعت و تقلید واجب ہے کہ نہیں

جواب : نہیں۔ دیکھو تفسیر کبیر۔

سوال ۵۳۷: پھر ایسے حضرات کس حکم میں داخل ہیں؟

جواب : اُن پر بھی تقلید واجب ہے۔ دیکھو تفسیر کبیر اور مسلم الثبوت اور فصول
البدائع وغیرہ

سوال ۵۴: ان سے نزاع صرف آئین بالجہد و رفع یدین پر ہے یا کیا؟
جواب : غیر مقلدوں سے اصل نزاع اس پر ہے کہ وہ تقلید کے منکر ہیں، قیاس
کے منکر ہیں۔ مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ ابنیاء و اولیاء کی جناب میں گستاخیاں
کرتے ہیں۔ یہ آئین بالجہد و رفع یدین ان کا بھی کسی امام کی تقلید سے نہیں کہ یہ
تو تقلید کے قائل نہیں۔

سوال ۵۵: کیا شیعہ کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں؟
جواب : شیعہ میں جو صرف تفضیلی ہے کہ سب صحابہ کو اچھا جانتا ہے۔ اہلسنت
سے فقط اتنی مخالفت رکھتا ہے کہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل جانتا ہے۔ اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ ہے۔
دیکھو ارکان اربعہ اور جو تبرائی ہے۔ اس کے پیچھے نماز بحکم فقہائے کرام محض
باطل ہے۔ دیکھو خلاصہ و عالمگیری وغیرہ اور جو ضروریات دین سے کسی بات
کا منکر ہے وہ کسی کے نزدیک مسلمان نہیں۔ اس کے پیچھے نماز بالیقین سب
کے نزدیک باطل ہوگی۔

سوال ۵۶: اور ہر شیعہ کے پیچھے جائز ہے کہ تفریق ہے اور جائز بلا کراہت ہے یا
کراہت تحریمی۔

جواب : نمبر ۵۵ میں اس کا جواب آگیا۔

سوال ۵۷: قابل عمل مسئلہ مفتی بہا ہوتا ہے کہ غیر مفتی بہا؟
جواب : مفتی بہا دیکھو در مختار۔



سوالات شرح و جوابات

از حضور پرنور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال ۱: علم دین میں کون کون کتابیں ہیں؟

جواب: ہزار ہا کتابیں ہیں۔

سوال ۲: آپ نے علم دین کی کون کون کتابیں درس کی ہیں؟

جواب: تمام درس نظامی۔

سوال ۳: قرآن مجید و حدیث شریف بھی علوم دین کی کتابوں میں داخل ہیں

یا نہیں؟

جواب: ہیں۔

سوال ۴: حدیث شریف میں کون کون کتابیں ہیں؟

جواب: بے شمار کتابیں ہیں۔

سوال ۵: آپ نے قرآن مجید درس کیلئے کیا نہیں؟

جواب: ہاں کیا ہے والحمد للہ۔

سوال ۶: آپ نے حدیث شریف کی کتابوں میں کون کون کتابیں درس کی ہیں؟

جواب: مسند امام اعظم و موطا امام محمد و کتاب الآثار امام محمد و کتاب الخراج

امام ابو یوسف و کتاب الحج امام محمد و شرح معانی الآثار امام طحاوی

و موطا، امام مالک و مسند امام شافعی و مسند امام احمد و سنن دارمی

و بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و خصائص نسائی

و منتقی ابن الجارود و ذوالعلل متناسبیہ و مشکوٰۃ و جامع کبیر و جامع صغیر و ذیل

جامع صغیر و منتقی ابن تیمیہ و بلوغ المرام و عمل الیوم واللیلہ ابن السننی

و کتاب الترغیب و خصائص کبریٰ و کتاب الفرح بعد الشدّت و
کتاب الاسماء والصفات وغیرہ پچاس سے زائد کتب حدیث میرے
درس و تدریس و مطالعہ میں رہیں۔

سوال ۷: آپ قرآن مجید و حدیث شریف سے پوری طرح سے واقفیت رکھتے
ہیں یا نہیں؟

جواب: لفظی ترجمہ، بالائی مطلب، غیر اجتہادی احکام پر خاص و عام اپنی
استعداد کے لائق سمجھتا ہے۔ احکام اجتہادیہ سمجھنے پر مجتہد کے
سوا کوئی قادر نہیں۔

سوال ۸: مسلمانوں کے یہاں مذہبی کتابوں میں قرآن مجید سب سے اول درجہ
کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال ۹: مسلمانوں کے یہاں قرآن مجید کے علاوہ دینی کتابوں میں سب
سے اول درجہ کی کتاب حدیث کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: متبرک کے اعتبار سے ایسا ہی ہے اور تحصیل علم کی نظر سے اول درجہ
کتب عقائد ہیں، پھر کتب فقہ، لہذا علماء نے فرمایا ہے کہ عام مسلمانوں
کو فقہ کے بعد حدیث کی حاجت نہیں۔

حدیقہ ندیہ علامہ عبدالغنی نابلسی جلد اول۔

سوال ۱۰: مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں درجہ کی ترتیب یعنی یہ کہ
حدیث کی کتابوں میں کون اول درجہ کی کتاب ہے، کون دوم درجہ کی، کون
سوم درجہ کی و علیٰ ہذا قیاس۔

جواب: کوئی ترتیب صحابہ و تابعین کے یہاں نہ تھی نہ اس وقت تک یہ کتابیں
تصنیف ہوئی تھیں۔ تصنیف کے بعد بعض لوگوں نے اپنے خیال کے مطابق
مختلف ترتیبیں ٹھہرائیں جو محققین کو تسلیم نہیں۔ دیکھو فتح القدر شرح

ہدایہ وغیرہ۔

سوال ۱۱: مسلمانوں کے یہاں حدیث کی کتابوں میں اول درجہ کی کتاب کون ہے۔ پھر کون، پھر کون؟

جواب: ابھی بیان ہو چکا ہے۔

سوال ۱۲: مسلمانوں کے یہاں سب سے اول درجہ کی کتاب صحیح بخاری پھر صحیح مسلم ہے یا نہیں؟

جواب: بخاری و مسلم بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ڈھائی سو برس بعد تصنیف ہوئیں۔ مسلمانوں کے بہت سے فرقے انہیں مانتے ہی نہیں اور

اس کے سبب وہ اسلام سے خارج نہ ہوئے۔ ماننے والوں میں بہت

سے لوگ کسی خاص کتاب کو سب سے اول درجہ کی نہیں کہتے۔ اس کے

مدار صحت سند پر رکھتے ہیں۔ بعض جو ترتیب رکھتے ہیں وہ مختلف ہیں۔

مشرقی صحیح بخاری کو ترجیح دیتے ہیں اور مغربی صحیح مسلم کو۔ اور حق یہ ہے

کہ جو کچھ بخاری یا مسلم اپنی تصنیف میں لکھ گئے سب کو بے تحقیق مان

لینا ان کی بری تقلید ہے جس پر غیر مقلدین جمع ہوئے ہیں حالانکہ تقلید

کو حرام کہتے ہیں۔ انہیں خدا اور رسول یاد نہیں آتے۔ خدا اور رسول نے کہاں

فرمایا ہے کہ جو کچھ بخاری یا مسلم میں ہے سب صحیح ہے۔

سوال ۱۳: آپ نے جو اپنا مذہب بیان فرمایا ہے۔ اس مذہب کی ابتدا کب سے ہے؟

جواب: جب سے اسلام آیا اور احکام اترے۔

سوال ۱۴: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ

میں یہ مذہب تھا یا نہیں؟

جواب: تھا۔

سوال ۱۵: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کا یہی مذہب تھا یا نہیں؟

جواب : رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مذہب حق کے مبارک و ماخذ ہیں۔ ان کا مذہب پوچھنا علماء کے نزدیک کمال حماقت ہے۔ دیکھو تحفہ اشعار عشریہ ۸۵ میں یہ بھی لکھا ہے کہ فقہائے صحابہ بھی ماخذ مذہب ہیں۔ غرض یہ کہ یہ مذہب ان کے ہیں نا کہ وہ ان مذہبوں کے، نہریں دریا کی ہیں نہ کہ دریا نہروں کے۔

سوال ۱۶: آپ مقلد ہیں یا غیر مقلد؟

جواب : مقلد۔

سوال ۱۷: آپ تقلید کیوں کرتے ہیں یعنی کسی مجبوری سے آپ کو تقلید کرنی پڑی؟

جواب : جس مجبوری سے ایک لاکھ سے زائد صحابی مقلد ہوئے اور اس زمانہ میں عام مسلمان مقلد ہوئے یعنی منصب اجتہاد حاصل نہ کیا۔ دیکھو فتح القدر و فتاویٰ خیرہ۔

سوال ۱۸: امام ابو حنیفہ اور امام مالک زمانہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں پیدا ہوئے اور زمانہ تابعین میں انتقال فرمایا اور امام شافعی اور امام احمد زمانہ تابعین میں پیدا ہوئے اور زمانہ تبع تابعین میں انتقال فرمایا۔

سوال ۱۹: مجتہد کس کو کہتے ہیں؟

جواب : جو آیات و احکام و اصابت احکام و طرق حدیث و شد و زونکارت و نقد رجال سبب جرح و تعدیل و علل غامضہ و وجوہ نظم و ضوح معنی و جمیع مبادی ادبیہ و اصولیہ و ناسخ و منسوخ و مناسخ و ترجیح و تطبیق و مناشی حکم و مقاصد شرع و مصالح زمن و عوائد امم و مضامین حکم و افتادیل صحابہ و مواضع اجماع و مشارع خلاف و علل موثرہ و جماع مغیرہ و مسابغ تعدیہ و موارد قصر و غیرہ و جمیع موارد و حصر کی معرفت میں دریائے

زخار ناپید کنار ہو اور اس کے ساتھ ذہن ثاقب و فکر صائب و طبع نقاد
عقل و تقاد و توفیق خداداد رکھتا ہو کہ جملہ مالہ و مائعہ کے لحاظ سے منصوص سے مسکوت
کا حکم اپنی رائے سے قائم کر سکے۔

سوال ۲۱: چاروں امام مذکورہ بالا مجتہد تھے یا نہیں؟
جواب: تھے۔

سوال ۲۲: مجتہد کو تقلید جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اس میں مجتہدین کا اختلاف ہے۔

سوال ۲۳: مجتہد کو تقلید جائز نہیں تو کیوں جائز نہیں؟

جواب: اپنا حال مجتہدین جائیں، ہمیں اس سے کیا بحث۔

سوال ۲۴: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے زمانہ میں عام
مسلمانوں کا کیا مذہب تھا؟

جواب: دین دین اسلام تھا۔ عقائد عقائد سنت اعمال میں گنتی کے صحابہ مجتہد
تھے باقی سب مقلد۔

سوال ۲۵: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام کے زمانہ میں عام مسلمانوں
کا مذہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی تھا یا نہیں مع سند بیان فرمائیے۔

جواب: ان چاروں مذہب کے مآخذ وہی مذہب ہیں جو زمانہ رسالت و صحابہ
میں تھے۔ اگرچہ کوئی اصطلاحی نام بعد کو حادث ہو جسے عقائدین الشعری
ماتریدی، غیر مقلدین اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں اور دعویٰ کرتے
ہیں کہ یہی مذہب صحابہ کے زمانہ میں تھا۔ حالانکہ اس وقت کوئی مذہب
اپنے نام کے نام سے نہ پکارا جاتا تھا۔

سوال ۲۶: کتاب شرح مسلم الثبوت کو آپ جانتے ہیں اور یہ آپ کی کتاب
ہے یا نہیں؟

جواب: مسلم الثبوت کی کئی شرحیں ہیں اور ان میں ہماری کوئی تصنیف نہیں

اور اگر یہ مراد ہے کہ ان میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب ہمیں تسلیم ہے یا نہیں تو اس کا یہ حال ہے کہ ہم اپنے امام سے مقلد ہیں ان مصنفوں کے مقلد نہیں ہم ہمیشہ جمہور سواد اعظم کے پیرو ہیں جو بات جس مصنف کی خصوصاً حال کے لوگوں خصوصاً ہندی مولویوں کی جمہور کے خلاف ہو ہمیں تسلیم نہیں ہو سکتی۔

سوال ۲۶: شرح مسلم الثبوت میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں۔

لا واجب الا ما اوجب الله تعالى وله الحكم وله يوجب على احد ان يمتد به برب من الامة فاجابه تشریح شرع جدید۔ یعنی واجب وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے واجب فرمایا اور حکم اسی کو سزاوار ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی پر یہ واجب نہیں فرمایا کہ اماموں میں سے کسی ایک امام کے مذہب کو لازم پکڑے۔ پس ایک امام کا مذہب پکڑنے کو واجب کرنا ایک نئی شرع قائم کرنا ہے۔

جواب: مسلم الثبوت میں یہ قول قیل کر کے لکھا ہے یعنی بعض لوگوں نے یوں کیا اور در مختار اور فتاویٰ خلاصہ اور بکرا الرائق اور فتاویٰ خیرہ و عقود الدرر و احیاء العلوم وغیرہ بکثرت کتب معتدہ سے ثابت ہے کہ جمہور علماء اس کے خلاف پر ہیں۔ بلکہ امام حجۃ الاسلام عزالی نے احیاء العلوم کی نویں کتاب کے تیسرے باب میں تصریح فرمائی ہے کہ تمام علماء کاملین میں کوئی اس طرف نہ گیا۔

سوال ۲۷: اور شرح مسلم الثبوت میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں یس

لله اتباع بمذہب واحد موجب شرعی یعنی کوئی شرعی دلیل ایسی نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ ایک مذہب کا پیرو ہو جانا واجب ہے۔

جواب : یہ بھی بعض کے قول میں یوں لکھا ہے کہ مقلد جہاں قول امام کی تقلید
 کر چکا اب اس سے نہیں پھر سکتا۔ ورنہ جس کی چاہے تقلید کرے۔
 سائل نے ناقص بات نقل کی۔ پوری بات یہ تھی اور اس میں ہر طرح
 غیر مقلدوں کا رد تھا۔ بعد تقلید نہیں پھر سکتا۔ یہ تو صاف غیر
 مقلدوں کا رد ہے۔ اور اس کے قبل جس کی چاہے تقلید کرے۔ یہ
 اور زیادہ غیر مقلد ہی کا رد ہے۔ کیونکہ ہر مسئلے میں اللہ جل جلالہ ورسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ایک ہی ہوگا۔ وہ مختلف حکم نہ
 فرمائیں گے۔ کہ ایک ہی چیز کو جائز بھی فرمادیں اور ناجائز بھی یا واجب
 بھی فرمادیں اور حرام بھی۔ مگر مجتہدین، یہ آپس میں مختلف ہیں تو جن میں
 بعض نے اختیار دیا کہ جس کے قول پر چاہے عمل کرے۔ اس کا صاف
 مطلب غیر مقلدوں کے نزدیک یہ ہوا کہ جائز ہے۔ چاہے خدا ورسول جل
 و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موافق چلے چاہے مخالف۔ تو ان میں
 بعض نے غیر مقلدوں کے طور پر ہر مجتہد کو اللہ ورسول جل و علا و صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا اصل حاکم بنا لیا کہ کسی مجتہد کا قول دیکھ
 لو اور عمل کر لو۔ چاہے خدا ورسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے موافق ہو یا مخالف۔ تو یہ بعض جو غیر مقلدین کے نزدیک مقلدین امام
 واحد سے بھی بڑھ کر مشرک ہیں۔ ان کے قول سے سننا محض دھوکہ ہے
 ایک ہی قول پر ہمیشہ عمل ہو تو یعنی مخالفت خدا ورسول عز و جل و صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم کی نہ ہوتی۔ ممکن ہے اس کے سبب قول مطابق حکم خدا و
 رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو۔ لیکن جب اختیار دیا گیا کہ
 ہر بات میں جس قول پر چاہو عمل کرو اور ان میں مطابق حکم خدا ورسول
 جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی ہوگا۔ باقی مخالفت ہیں تو دیدہ
 و دانستہ قصداً خدا ورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی

اجازت ہوئی۔

سوال ۲۵: کتاب حجة الله البالغہ کو آپ جانتے ہیں اور یہ اہلسنت وجماعت کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: جواب مطابق نمبر ۲۵

سوال ۲۹: حجة الله البالغہ میں عبارت ذیل درج ہے۔ علم ان

الناس ما كانوا قبل المائة الرابعة مجتمعين على التقليد الخالص لمذهب واحد لفيه یعنی لوگ چوتھی صدی کے قبل کسی ایک خاص مذہب کی خالص تقلید پر متفق نہ تھے؟

جواب: یہ عبارت حجة الله البالغہ کے اکثر نسخوں میں نہیں ہے صرف

ایک نسخے میں ہے جو کہ تمہ بنا کر الحاق کی گئی ہے۔ چھاپنے والے نے اسے

حاشیہ پر ظاہر کر دیا ہے اور یہ عبارت خود انہیں مصنف کی کتاب مسمیٰ بہ

الصفات کے خلاف ہے۔ دو صدی کے بعد ایک امام معین کا مذہب

لینا مسلمانوں میں شائع ہوا کم کوئی ایسا نہ کرتا اور اس وقت وہی واجب

تھا۔ اور اتنا تو اس حجة الله البالغہ کی اس عبارت سے بھی ظاہر ہے

کہ تیسری صدی تک بھی تقلید شخصی خالص موجود تھی گو اس پر اجماع نہ

تھا پھر تو اس پر سب کا اجتماع ہو گیا۔

سوال ۳۰: اور حجة الله البالغہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں تم

بعد هذا القرون كان ناس آخرون ذهبوا يتبعنا و

شمالاً وحدث فيهم اموراً۔ یعنی پھر ان زمانوں کے لوگ ہوتے

جو داہنے اور بائیں چل نکلے اور ان میں کسی باتیں پیدا ہو گئیں۔

جواب: یہ بھی اسی تمہ میں ہے جس سے اکثر نسخے خالی ہیں۔

سوال ۳۱: اور حجة الله البالغہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

منها انهم بالتقليد في صدورهم ديب النمل

وہم لايشعرون۔

جواب: یہ بھی اسی تہمہ میں ہے۔ یہ عبارت بھی سائل نے ناقص نقل کی ہے۔ اس کے بعد جو امور مصنف نے لکھے ہیں، اُن سے ظاہر ہے کہ خالص تقلید شخصی وہ دینی ضرورتیں جانتے ہیں اور یہ کہ ان کے اعتراضوں کا تصفیہ اور مقدمات کا انصاف کے ساتھ فیصلہ اور ظلم کا انسداد میں اور مصنف نے رسالہ انصاف میں تصریح کی، یہ ایک راز خدا کا ہے کہ علماء کے دل میں ڈال دیا اور علماء کو اس کا پیرو کر دیا۔ اور اپنے دوسرے رسالے عقد الحجید میں ایک باب اس لئے لکھا ہے کہ پیروی مذاہب اربعہ پر تاکید اور ان سے باہر ہونے کی سخت ممانعت ہے۔ اور لکھا ہے کہ ان چاروں مذہبوں سے روگردانی کرنے میں بڑا فساد ہے تو انھیں مصنف کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر مقلدین بڑے مفسد ہوتے ہیں۔

سوال ۳۲: جن لوگوں کا مذہب ہر ہر مسئلہ میں قرآن و حدیث یعنی جن لوگوں کا مذہب یہ ہے جو مسئلہ قرآن مجید یا حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے اسی کو وہ مانتے ہیں اور اسی کو لائق پابندی جانتے ہیں اور کسی رسم و رواج کو یا کسی کے قول و فعل کو جس کی سند قرآن مجید و حدیث شریف سے نہ ہو نہیں مانتے اور نہ لائق پابندی جانتے ہیں۔ اُن کے اس مذہب کی ابتدا کب سے ہے؟

جواب: یہ مذہب کہ ہر شخص اپنی سمجھ پر قرآن و حدیث سے مسئلے لے کر امام کے قول کی سند نہ مانے یہ قرآن و حدیث سب کے خلاف ہے۔ یہ مذہب نہ زمانہ رسالت میں تھا نہ زمانہ صحابہ میں اور نہ زمانہ تابعین میں۔ بلکہ نئے منکر جاہلوں کے کان میں شیطان نے پھونکا کہ تم کیا کم ہو جو ایسے صحابہ و ائمہ کی پیروی کرو۔ قرآن سمجھنے کو کچھ علم درکار نہیں۔ ہر جاہل اپنی گڑبھت پر چلے

سوال ۳۳: ایسے لوگ جن کا مذہب جواب نمبر ۳۲ میں درج کیا گیا ہے مسلمان ^{بلست}؟

وجہاعت میں یا نہیں؟

جواب: ایسے لوگ ہرگز سنی مسلمان نہیں۔

سوال ۳۴: اسلام میں اصلی قانون کیا ہے؟

جواب: فقط کلام اللہ شریف۔

سوال ۳۵: اسلام میں اصلی قانون قرآن مجید و حدیث شریف ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث بھی اصلی قانون نہیں بلکہ قرآن مجید کی تابع ہے۔ کلام مجید ہی نے

حکم فرمایا ہے کہ حدیث و اجماع و ائمہ کی اطاعت کرو۔ اسی لئے چار اصول

ٹھہرے۔

سوال ۳۶: جب باخو رہا مسلمانوں میں کسی امر میں نزاع اور اختلاف واقع ہو تو ایسی

حالت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اصلی قانون کی طرف رجوع کرنے

کا حکم دیا ہے یا نہیں؟

جواب: قانون اصلی اور قانون تابع دونوں کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے

اور وہ بھی حقیقتاً قانون اصلی ہی کی طرف رجوع ہے کہ قانون تابع قانون

اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا ولوردوا الی

السول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین لیستنبطونہ

منہم۔ دیکھو اس آیت نے قانون تابع یعنی مجتہدین کی طرف رجوع

کا حکم دیا اور قیاس ائمہ کو ثابت کیا ہے۔ دیکھو معالم التنزیل وغیرہ۔

غیر مقلدین اس قانون تابع کی طرف رجوع کے منکر ہو کر خاص حکم قانون

اصلی کے منکر ہو بیٹھے۔

سوال ۳۷: مسلمان کی کیا تعریف ہے اور مسلمان کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو تمام ضروریات دین کو ماننا ہو اور کوئی علامت تکذیب کی نہ رکھتا ہو

دیکھو مواقع شرح۔

سوال ۳۵: یہ بات ٹھیک ہے یا نہیں کہ جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرے اور صدق دل سے اس پر اعتقاد رکھے وہ مسلمان ہے؟

جواب: ہاں صدق دل سے مانے تو ضرور مسلمان ہے اور وہ یوں ہی ہوگا کہ ضروریات دین سے کسی چیز کا انکار نہ کرے ورنہ نری کلمہ گوئی کافی نہیں۔

سوال ۳۹: مسئلہ ۳۸ء حدیث شریف کا مسئلہ ہے یا نہیں؟

جواب: حدیث شریف میں سارا کلمہ اور لا الہ الا اللہ دونوں آتے ہیں اور مراد وہی ہے جو اس سے پہلے نمبر میں گزری۔

سوال ۴۰: حدیث ذیل صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث ہے یا نہیں۔ مامن احد شہدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ صدقا من قلبہ الاحرمہ اللہ علی النار یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرے اور صدق دل سے اس پر اعتقاد رکھے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا؟

جواب: ہے، اور صدقاً من قلبہ اس لئے فرمایا نری کلمہ گوئی مسلمان ہونے کو کافی نہیں۔

سوال ۴۱: جو شخص مسئلہ ۳۸ء پر ثابت قدم رہے، چاہے اس کے دیگر افعال کیسے ہی ہوں وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

جواب: جواب اوپر کے انہیں نمبروں میں گزرا ہے۔

سوال ۴۲: ابوداؤد صحاح ستہ میں سے ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال ۴۳: صحاح ستہ اہلسنت وجماعت کی کتابوں میں سے ہے یا نہیں؟

جواب: اہل سنت کی کتب حدیث میں سے صحاح ستہ بھی ہیں۔

سوال ۴۴۷: حدیث ذیل سنن ابوداؤد میں ہے یا نہیں؟

ثَلَاثٌ مِنْ أَسْلِ الْإِيمَانِ الْكَفَّ عَنِ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا تَكْفُرْ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَخْرُجْهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ يَعْنِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِيَّاتًا بِأَنَّ بَابَ الْإِيمَانِ كِي جَزْأً هِيَ جَنِّ مِثْلَ بَابِ يَبِيءُ كَمَا جَزَأَ شَخْصٌ كَلِمَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بِطَهْلٍ، اس کے بارے میں روکوزبان کو، اس کو نہ تو اس کے کسی گناہ کی وجہ سے کافر کہو نہ اس کو کسی فعل کی وجہ سے اسلام سے خارج کرو۔

جواب: یہ انہیں حدیثوں میں سے ہے جن کا بیان دو تین نمبر اوپر ہو چکا کہ یہاں فقط لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہی ذکر نہیں، اور مراد وہی تصدیق جمع ضروریات دین ہے۔

سوال ۴۵۷: دین اسلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وقت میں مکمل ہو چکا تھا یا نہیں؟

جواب: بے شک، اوریوں ہی ہوا کہ کچھ احکام قرآن و حدیث میں مذکور ہوئے باقی نہیں حق تعالیٰ نے راہ اجتہاد کھولی اور مجتہدین پیدا کئے اور ان کا اتباع فرض کیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو لاکھوں احکام سے قرآن و حدیث خالی رہتے اور دین نامکمل ٹھہرتا۔

سوال ۴۶۷: آیت کیسے الیوم اکملت لکم دینکم سب کے پچھنے نازل ہوئی یا نہیں۔ یعنی اس آیت کے بعد بھی کوئی نیا حکم نازل ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ آیت سب کے بعد نازل ہوئی۔ اس کے بعد اور احکام بھی اترے جیسے آیت ربا آیت دین، آیت خیرات اور شاید کوئی اور ہے۔ اس وقت میری یاد میں نہیں۔ دیکھو تفسیر القان صحیح بخاری، صحیح مسلم وغیر

سوال ۴۷۲: حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر مغربی ختم ہوگئی یا نہیں؟ اور اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بعض قطعی قرآن نبوت ختم ہوگئی اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ لہذا ضروری ہوا کہ آپ کے دین میں مجتہدین ہوں اور مسلمانوں پر مجتہدوں کی پیروی فرض ہو کہ وہ وقائع جن کا ذکر قرآن مجید و حدیث شریف میں نہیں اپنی رائے سے ان میں حکم شرعی قائم فرمائیں۔ ورنہ یہ احکام مجمل رہ جاتے کہ قرآن و حدیث میں ذکر نہیں اور کوئی نبی تارہ ہو سکتا نہیں۔ تو مجتہدین اگر نہ ہوتے یا ان کا حکم حکم شرع نہ ٹھہرتا تو یہ احکام کیوں کر معلوم ہو سکتے۔

سوال ۴۷۳: اہلسنت و جماعت کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جو سواد اعظم مسلمین کے پیرو ہیں جس کے اتباع کا مستواتر وجود شیوں میں حکم ہے اور حدیث نے مذہب حق کی امام فہم تعریف بیان فرمائی ہے۔ اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شد شد فی النار۔ مسلمانوں کے بڑے گروہ کی پیروی کرو۔ جو اس سے جدا ہوا وہ جہنم میں جدا ہوا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمانوں کا بڑا گروہ مقلد ہے۔ غیر مقلدین بہت قلیل ہیں۔ خود حجۃ اللہ البالغہ کی اسی عبارت میں جس کے چند ناقص ٹکڑے سائل نے نقل کئے صاف لکھا ہے کہ ان چار مذہبوں کی تقلید درست ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔ اگر کوئی اس کا مخالف ہے بھی تو ایسا کہ وہ کسی گنتی شمار میں نہیں۔

سوال ۴۷۴: شرح عقائد نسفی کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب : ہاں ہے اور اصل کلی مطابق نمبر ۲۵

سوال ۵۵: شرح عقائد نسفی میں اہلسنت وجماعت کی تعریف ذیل کے مطابق لکھی ہے یا نہیں؟ القاب خادمة السنة ومضیٰ علیہ الجماعة فسموا اهل السنة والجماعة یعنی اہلسنت وجماعت کا نام اس وجہ سے اہل سنت وجماعت ہوا کہ انہوں نے سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجماعت صحابہ کی پیروی کی۔

جواب : پوری عبارت دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس میں کچھ لفظ رہ گئے ہیں۔ اور یہ وجہ تسمیہ ہے تعریف نہیں اور جماعت کے ترجمہ میں صحابہ کی قید سائل نے اپنی طرف سے لگا دی ہے۔ پھر غیر مقلدین صحابہ کی بھی تقلید نہیں کرتے نہ اجماع کو مانتے ہیں۔ تو یوں بھی اہلسنت کے مخالف ہوئے۔

سوال ۵۵: توضیح و تلویح کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب : ہے۔ بدستور نمبر ۲۵

سوال ۵۵: توضیح و تلویح میں اہلسنت کی تعریف ذیل لکھی ہے یا نہیں؟ اهل السنة والجماعة هم الذين طرقتهم طريق رسول الله. یعنی اہلسنت وجماعت وہ لوگ ہیں جن کا طریقہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

جواب : یہ عبارت اس طرح توضیح و تلویح میں نہیں جہاں تک مجھے یاد ہے یہ کلام ثبوت اجماع میں لکھا ہے۔ اور کتاب میں اس کے بعد وصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ہے جسے سائل نے ساقط کر دیا۔ تو اس عبارت کی رو سے بھی غیر مقلدین کا طریقہ

صحابہ کو حجت نہیں مانتے اور اہلسنت سے خارج ہوئے۔

سوال ۵۳: کتاب حجة الله البالغہ جس کا بیان نمبر ۲۸ میں ہو چکا ہے اس کتاب میں اہل سنت و جماعت کی تعریف ذیل کی ہے یا نہیں؟ لما ظہر اعجاب کل ذی رائیٰ برایہ و تشعبت بہم السبل اختار قوم ظاہر الکتاب والسنة و عضوا بنوا جذہ علی عقیدۃ السلف وہم اهل السنة یعنی جب لوگوں کے طریقے مختلف ہو گئے اور ہر اہل رائے کا اپنی رائے پر خوش ہونا ظاہر ہو گیا تو ایک قوم نے صاف صاف قرآن و حدیث کو اختیار کیا اور سلف کے عقائد کو مضبوط پکڑا یہی لوگ اہل سنت ہیں۔

جواب: یہ عبارت اس وقت میرے خیال میں نہیں معلوم نہیں سائل نے اس میں کچھ قطع و برید کی ہو پھر بھی اس سے غیر مقلدوں کا اہلسنت سے خارج ہونا ثابت۔ کہ سلف کے عقائد سے تسلیم اجماع و قیاس و تقلید بھی تھی غیر مقلدوں نے انہیں نہ پکڑا ایک سخت چھوڑا۔

سوال ۵۴: غنیۃ الطالبین کو آپ جانتے ہیں یا نہیں اور یہ کتاب حضرت پیران پیر یعنی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے یا نہیں؟

جواب: اس کتاب کی تصنیف حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہونے میں شبہ ہے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ یہ ہرگز ثابت نہیں۔

سوال ۵۵: غنیۃ الطالبین میں اہلسنت و جماعت کی تعریف ذیل لکھی ہے یا نہیں؟ فعلى المؤمن اتباع السنة والجماعة فالسنة ما سنة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

وجماعة ما اتفق عليه اصحاب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يعني ہر مسلمان پر لازم ہے کہ سنت و جماعت کی پیروی کرے۔ سنت سے مراد طریقہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور جماعت سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر کل صحابہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متفق ہوں۔

جواب: یہ عبارت بھی اس وقت منظر کو یاد نہیں۔ اور اس قدر سے غیر مقلدین کا اہلسنت سے نہ ہونا ثابت ہے کہ اس میں تقلید جماعت لازم۔ اجماع صحابہ کو حجت ماننا لازم۔ غیر مقلدین ان دونوں باتوں کے منکر ہیں یوں کہ وہ تو قرآن و حدیث کے سوا کسی کی سند مانتے ہی نہیں۔

سوال ۵۶: مذہب کے حق ہونے کی کوئی شناخت ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال ۵۷: اگر مذہب کے حق ہونے کی شناخت ہے تو کیا ہے؟

جواب: سواد اعظم مسلمین کی مطابقت۔ جس کا بیان اوپر گزرا۔

سوال ۵۸: مذہب کے حق ہونے کی یہ بھی کوئی شناخت ہے یا نہیں کہ

ایک زمانہ میں ایک ملک کے باشندگان اور اس ملک کی سلطنت

کا وہ مذہب ہو یا وہ مذہب رہا ہو۔

جواب: جس ملک کے لوگ اہل سنت ہوں اور قدیم سے اس میں ایک

عقیدہ رہا ہو اور اب لوگ اس کی مخالفت کریں اور خصوصاً جبکہ وہ

مخالفت سلطنت اسلام جانے کے بعد ہو تو یہ ضرور دلیل ہے کہ یہ نئی

مخالفت باطل ہے اور مذہب حق وہی تھا جو قدیم سے چلا آتا تھا۔ رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں باطل مذہب والوں کی یہی پہچان

بتائی کہ یا تو نکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم

وَلَا آبَاءَكُمْ وَهَاتِيں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تمہارے سنیں
 اور نہ تمہارے باپ دادا نے اور فرمادیا کہ فایا کم و ایاہم لا
 یضلو عنکم ولا یفتنونکم۔ ان سے دور بھاگو انہیں اپنے
 سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں
 نہ ڈال دیں۔ دیکھو صحیح مسلم یہ حدیث بھی حکم فرما رہی ہے کہ
 اہلسنت غیر مقلدوں سے دور رہیں، ان کے مجمع میں خود نہ جائیں اپنی
 مسجدوں میں انہیں نہ آنے دیں کہ فتنہ نہ اٹھیں، عوام خراب نہ ہوں
 سوال ۵۹: مشکوٰۃ شریف کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ اہلسنت
 وجماعت کی حدیث کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔

سوال ۶۰: مشکوٰۃ شریف میں ایک حدیث ہے مذہب حق کی شناخت
 کے بیان میں۔ یہ ہے یا نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے فرمایا ما انا علیہ واصحابی یعنی حق مذہب وہ طریقہ ہے جو میرا اور
 میرے کل اصحاب کا طریقہ ہے۔

جواب: ہے۔ اور اس کی پہچان کی رو سے بھی غیر مقلدین اہل حق سے
 نہیں۔ کہ اجماع و قیاس و تقلید کا اثبات جو طریقہ صحابہ کا تھا یہ
 اس سے منکر ہیں۔

سوال ۶۱: طحاوی کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے
 یا نہیں؟

جواب: ہے مطابق ۲۵

سوال ۶۲: طحاوی میں یہ عبارت ذیل دربارہ شناخت حقیقت مذہب
 کے درج ہے یا نہیں؟ فان قلت ما و قومك علی انك علی
 صراط مستقیم وكل واحد من هذه الفرق بیدعی

انہ علیہ قلت لیس ذالک بالادعاء بل بالنقل
 عن جہابذی الصحابة و علمائے اہل الحدیث
 الذین جمعوا صحاح الاحادیث فی امور رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و احوالہ و اقوالہ و حرکاتہ
 و سکناتہ و احوال اصحابہ و الذین اتبعوہم
 باحسان مثل الامام البخاری و سلم و غیرہما
 من الثقات المشہورین الذین اتفق اہل
 المشرق و المغرب علی صحۃ ما رووہ فی کتبہم من
 امور النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و اصحابہ (الی
 آخرہ) یعنی اگر تو یہ سوال کرے کہ تو یہ کیوں کر جان سکتا ہے کہ
 راہ راست پر تو ہی ہے۔ حالانکہ ہر ایک فرقہ اپنے راہ راست پر ہونے کا
 دعویٰ رکھتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ کسی فرقے کے مجرد کے
 ایسا دعویٰ کر دینے سے اس فرقے کا راہ راست پر ہونا ثابت نہیں
 ہو سکتا بلکہ راہ راست پر ہونا اس کے ثابت ہوتا ہے کہ وہ صحیح صحیح
 حدیثیں جن کو امام بخاری و امام مسلم وغیرہ ہی نے رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حالات میں اپنی کتابوں میں جمع کیں۔ ان پریش
 کئے جائیں، پھر دیکھا جائے کہ ان حدیثوں کے مطابق اصول و فروع
 میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم کا کون پیرو ہے اور کون نہیں۔ جو پیرو ہے وہ حق ہے اور جو ایسا
 نہیں ہے وہ باطل۔

جواب: یہ بات تو یقیناً یوں نہیں ہے۔ اس میں سائل نے بڑی قطع و
 برید کی ہے۔ اس کے متصل بلافاصلہ اس سے قبل کتاب میں ہے
 کہ آج اہل سنت ان چار مذاہب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی میں

مجتمع ہیں جو ان چار سے خارج ہے۔ بد مذہب، حنہمی ہے اور خود اتنے ٹکڑے میں جو مسائل نے ذکر کیا، تقلید صحابہ کا ذکر موجود ہے نیز صحیح حدیثیں اور سیرت صحابہ اور اجماع و قیاس و تقلید کی نسبت ہیں اور غیر مقلدین اس کے منکر، یوں بھی اہلسنت سے خارج ہیں۔

سوال ۶۳: مسجد عام مسلمانوں کے واسطے ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ کہ بچہ اور بچنوں اور مجذوم اور برص اور بدبو کے زخم والے اور کچا لہسن پیاز کھانے والے اور مفسد اور موذی یہ سب بھی مسلمانوں میں داخل ہیں اور شرع نے انہیں مسجد میں آنے کا حق نہ دیا بلکہ مسجد سے دور کرنے کا حکم دیا۔

سوال ۶۴: مسجد میں عام مسلمان نماز ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اس کا جواب ابھی بیان ہو چکا ہے۔

سوال ۶۵: مسجد واسطے عبادت عام کے ہیں یا نہیں؟

جواب: جواب بشرح صدر۔

سوال ۶۶: از روئے قرآن و حدیث ایسی کوئی مسجد یا نہیں جس میں صرف ایک

ہی فرقہ و مذہب کے مسلمان نماز پڑھ سکتے ہوں؟

جواب: اہلسنت کی سب مسجدیں ایسی ہی ہیں جس میں ان کے غیروں،

مفسدوں، موذیوں اور ایسے لوگوں کو جن کے آنے سے مسجد کے

نمازیوں کو نفرت ہو یا فتنہ فساد لٹھے آنے تک کی اجازت نہیں

نماز پڑھنا تو بڑی بات ہے۔

سوال ۶۷: از روئے قرآن و حدیث ایسی کوئی مسجد ہے یا نہیں جس میں

کسی کو نماز پڑھنے اور عبادت الہی بجالانے سے روک سکتے ہیں؟

جواب: جواب بار بار گزرا۔

سوال ۶۸: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟ وَمَنْ جَازَمْ

مَسَّنٍ مَّنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُدْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ، یعنی
اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے یعنی
اس بات سے کہ ان میں خدا کا ذکر کیا جائے، منع کرے۔

جواب : سائل نے پوری آیت نقل نہ کی اور ترجمہ میں بھی مغالطہ دیا ہے

آیت میں اس کے بعد یہ فرمایا ہے۔ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا أُولَٰئِكَ مَا

كَانَ لَّهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا الْآخِلَافِينَ اور اس کا ترجمہ یوں

ہے کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون جو خدا کی مسجدوں کو ان میں خدا کا نام

نام لئے جانے سے روک دے۔ اور ان کے ویران کرنے میں کوشش کرے

ان لوگوں کو نہیں پہنچتا تھا کہ مسجدوں میں جائیں مگر ڈرتے ہوئے۔ سائل

نے ترجمہ یہ کیا کہ مسجدوں سے روکے حالانکہ آیت میں یہ ارشاد ہوا کہ مسجدوں

کو روکے کسی شخص کو روکنا اور بات ہے اور مسجدوں کو یاد خدا سے

روک دینا اور بات۔ اگر بعض اشخاص کسی وجہ شرعی کے سبب مسجدوں

سے روکے گئے اور صعباً نمازی ان میں نماز پڑھ رہے ہیں تو یہاں اُن

شخصوں کا روکنا ہوا، مسجدوں کا روکنا نہ ہوا۔ جس کا اس آیت میں ذکر ہے

کہ مسجدوں میں تو یاد خدا ہو رہی ہے۔ مسجدوں کا روکنا اس وقت ہو کہ

کسی کو ان میں عبادت نہ کرنے دیں۔ مسجدوں کی ویرانی میں کوشش کرنے

والے وہی لوگ ہیں جو اپنی مسجد ہوتے ہوئے دوسروں کی مسجد پر قبضہ

چاہیں اور فتنہ اٹھائیں کہ اس کے انجام میں جو فریق قید میں پہنچے گا اس کی مسجد

ویران ہوگی۔ ہر فریق اپنی اپنی مسجد میں نماز پڑھا کرتا تو سب مسجدیں امن

وامان سے آباد رہیں۔

سوال ۶۹: ہدایہ کو آپ مانتے ہیں یا نہیں۔ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب : ہے۔

سوال ۷۰: ہدایہ میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ لان المسجد مالا

یکون کا حد فیہ حق المانع۔ یعنی مسجد ایک ایسی جگہ ہے جس میں کسی کو عبادت الہی سے روکنے کا حق نہیں۔

جواب: یہاں بھی سائل نے پوری بات ذکر نہ کی۔ یہاں اس کا ذکر ہے کہ آدمی اپنے گھر کے وسط کو مسجد کرے اور چاروں طرف اپنی ملک رکھے جس کے سبب سے ممانعت عام کا اختیار ہو کہ اصلاً کسی کو نہ آنے دے، ایسا حق مسجد میں کسی کو نہیں ہوتا۔

سوال ۱۱: فتح القدر اور شامی کو آپ جانتے ہیں یا نہیں اور یہ آپ کی کتابیں ہیں یا نہیں؟

جواب: ہیں بدستور نمبر ۲۵

سوال ۱۲: فتح القدر اور شامی میں عبارت ذیل درج ہے۔ لانه یشنہ المانع من الصلاة وهو حرام قال تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مسجد اللہ ان یدکر فیہا اسمہ۔ یعنی مسجد کے دروازے کو قفل لگانا اس لئے مکروہ ہے کہ یہ قفل لگانا گویا مسجد میں نماز سے روکنا ہے اور یہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں سے یعنی اس بات سے کہ ان میں خدا کا نام ذکر کیا جائے منع کرے۔

جواب: یہ بھی منع کلی کا ذکر ہے جسے قفل پڑا۔ کوئی نہ آسکے گا۔ اور اصل بات یہ ہے کہ نماز سے روکنے کی نیت اور بات ہے اور فتنہ و فساد کو وہاں سے روکنے کی نیت اور وہ منع ہے اور اس کا حکم جواز ہے۔

سوال ۱۳: مقلدین اور غیر مقلدین میں باخود شادی بیاہ ہوتا ہے یا نہیں؟
جواب: جو کلمہ گو ہو کر ضروریات دین کا منکر ہو اس سے شادی بیاہ کسی

طرح نہیں ہو سکتا۔ کوئی جاہل اگر کر بیٹھا تو اس کی سبند نہیں۔ کہ لوگ تو زنا تک کرتے ہیں۔

سوال ۴۴: غیر مقلد باپ کا ترک مقلد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں؟
جواب: ہاں مل سکتا ہے۔ بہ طریق ارث، خواہ بڑبڑ فٹے جیکے فٹے میں اس کا حق ہو یا فقیر یا عالم وغیرہ

سوال ۴۵: مقلد باپ کا ترک غیر مقلد بیٹے کو ملتا ہے یا نہیں؟
جواب: بحکم فقہہ نہیں پہنچ سکتا ہے کہ جس کی بدعت کفریہ ہو وہ مرتد کے حکم میں ہے۔ دیکھو ہدایہ و درر وغیرہ و مجمع الانہر وغیرہ۔

سوال ۴۶: مسلمان اور کافر میں شادی بیاہ ہوتا ہے یا نہیں؟
جواب: ہاں ہوتا ہے جبکہ عورت صاحب کتاب ہو۔

سوال ۴۷: کافر کا ترک مسلمان کو ملتا ہے یا نہیں؟
جواب: ملتا ہے جبکہ وہ کافر مرتد ہو کہ اب اس کا کسب اسلام مسلمان وارثوں کو پہنچے گا۔ اور کسب روت فقراے مسلمان کو۔

سوال ۴۸: مسلمان کا ترک کافر کو ملتا ہے یا نہیں؟
جواب: نہیں۔

سوال ۴۹: چاروں اماموں کی تقلید کا مذہب کس سے جاری ہوا؟
جواب: اصل مذہب صحابہ کے ہیں۔ اور ان کی اصل حدیث اور اس کی اصل قرآن اماموں کی تقلید بعینہ انہیں کا اتباع ہے جو زمانہ رسالت سے جاری ہے۔ اس قسم کا اعتراض رافضیوں نے ہم اہلسنت پر کیا تھا۔ اور تحفہ اثنا عشریہ میں اہلسنت کی طرف سے اس کا یہی جواب دیا
دیکھو کبیر ۸۵

سوال ۸۰: خود چاروں ائمہ اور ان کے شاگردوں نے تقلید کے بارے

میں کچھ فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں غیر مجتہد کو ہمیشہ تقلید کا حکم دیا ہے۔ عبارت مذکورہ حجۃ اللہ
البالغہ ہو جانے ناقص ٹکڑے سائل نے نقل کئے۔ اس کی تصریح
ہے۔ نیز ائمہ کا لاکھوں مسائل نکالنا اور رد و رد کرنا جن کی انہیں خود
بھی حاجت نہ پڑتی۔ اگر دوسروں کے عمل کے لئے نہ تھا تو کیا معاذ اللہ
لفو حرکت تھی جس میں انہوں نے اپنی تمام عمر گراں بہا کو صرف
فرمایا۔

سوال ۸۱: خود چاروں اماموں نے اپنی اپنی تقلید کرنے سے منع فرمایا ہے
یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں۔ ہاں اپنے شاگردوں میں جو منصب اجتہاد تک پہنچے
انہیں اجتہاد کا حکم دیا ہے۔

سوال ۸۲: تفسیر مظہری میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے
یا نہیں؟ ان کو اقوالی بخبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلمہ و قول صحابہ۔ یعنی میرے قول کو بمقابلہ حدیث رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و قول صحابہ کے چھوڑ دو۔

جواب: یہ قول بے سند ہے اور اس کے مخاطب وہی تلامذہ تھے جو منصب
اجتہاد تک پہنچے جیسے ابو یوسف و محمد و زفر و حسن بن زیاد۔

سوال ۸۳: تفسیر مظہری میں امام ابو حنیفہ کا قول مذکور ذیل ہے یا نہیں؟
اذا صح الحدیث فهو مذہبی۔ یعنی جب حدیث صحیح
ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے۔

جواب: صحت سے مراد صحت فقہیہ ہے جس کی رو سے بر بنائے حدیث سے فتویٰ دینے کا اختیار ہو۔ حجة الله البالغة کی اسی عبارت میں ہے کہ جو چار لاکھ حدیثیں جمع کر چکا ہو۔ وہ بھی حدیث سے فتویٰ دینے کے لائق نہیں۔ اور پانچ لاکھ میں بھی صرف لیاقت کی امید ہے یقین نہیں۔ غیر مقلدین کہ حدیث سے فتویٰ دیا جاتے ہیں۔ اگر ہندوستان بھر کے جمع ہو جائیں تو یاد رکھنا کیسا اپنے پاس کی تمام کتابیں اکٹھا کر کے بھی ایک لاکھ حدیث صحیح نہیں گنا سکتے۔ پانچ لاکھ تو بہت ہیں۔

کتاب کے درقوں میں لکھا ہونا کافی نہیں۔ اپنے لئے نظر ہونا ضروری ہے۔ اس کا حال امتحان سے کھل سکتا ہے کہ سب کتابیں درکنار فقط صحاح ستہ بلکہ ان میں سے ایک ہی کتاب کی سب حدیثیں بھی ایک وقت میں پیش نظر ہونی دشوار ہیں۔ اگلے علماء کو اکثر بارہا دھوکے ہوئے کہ سب سے مشہور تر کتاب صحیح بخاری میں حدیث موجود تھی۔ ان کی نظر نہ پہنچی تو آج کل کے ناقصوں کا کیا ٹھیک ہے۔

سوال ۸۴: حجة الله البالغة جس کا بیان نمبر ۲۸ میں ہو چکا ہے اس میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ لا ینبغی لمن لم یعرف دلیل ان یفتی بکلامی۔ یعنی جو شخص میری دلیل کو نہ جانے اس کو لائق نہیں کہ میرے قول کے موافق فتویٰ دے۔

جواب: یہ عبارت بھی اسی تہمہ کی ہے جو صرف ایک نسخے میں ہے اور میں اپنی یقینی یاد سے کہتا ہوں کہ اس کی نقل میں سائل نے بہت قطع و برید کی۔ یہاں یہ بیان ہے کہ مجتہد مطلق استنباط کر لے گا یعنی خود احکام

نکالے گا اور مخرج کی وہ بھی ایک قسم کا مجتہد ہے۔ مجتہد مطلق کے نکالے ہوئے مسائل میں ترجیح پر نظر کرے گا۔ ان کے سوا تمام لوگ صرف تقلید کریں گے۔ ائمہ نے اسی کی وصیت کی ہے۔ اس کے بعد امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے۔ اور اس کے سوا امام شافعی امام مالک، امام احمد اور شاید امام ابو یوسف وغیرہ۔ ہمارے امام کے بعض شاگردوں کے اقوال بھی اس معنی میں نقل کئے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ اقوال مجتہد کے لئے ہیں نہ کہ عام لوگوں کے لئے جنہیں خود لکھا کہ تمام ائمہ ان کو تقلید کی وصیت فرماتے رہے اور خصوصاً اس قول میں تو لفظ افتا موجود ہے اور اس زمانہ میں مفتی کہتے تھے مجتہد کو بھی دیکھو مسلم الثبوت وفتح القدر ورد المختار۔

سوال ۸۶: اور حجۃ اللہ البالغہ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل درج ہے یا نہیں؟ ما من احد الا وما الا وما خود من کلامہ وورد علیہ الا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ یعنی بجز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کوئی ایسا نہیں جس کی ساری باتیں قبول یا ساری باتیں قابل تردید ہوں۔ یعنی صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسے ہیں جن کی ساری باتیں قابل قبول ہیں دوسرا کوئی ایسا نہیں۔

جواب: یہ امام کا وہ قول ہے جس کا ذکر ابھی ہوا۔ اور یہ ضرور صحیح ہے اس لئے مفتی۔ یہ قول پر عمل ہوتا ہے۔

سوال ۸۷: اور حجۃ اللہ البالغہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ اذ صح الحدیث فهو اذ مذہبی واذ

رائتم کلامی بخالف الحدیث فاعملوا بالحدیث و
 اضربوا الکلامی الحائط ولا تقلدنی فی کل ما قول وانظر
 فی ذالک بنفسک فانہ دین ولا حجة فی قول احد
 دون رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان
 کثروا ولا فی قیاس ولا فی شیئی وما ثمة الاطاعتہ
 اللہ ورسول اللہ بالتسلیم یعنی جب حدیث صحیح ثابت ہو
 جائے تو وہی میرا مذہب ہے اور جب میرے کلام کو حدیث کے خلاف
 دیکھو تو حدیث ہی پر عمل کرو اور میرے کلام کو دیوار پر مار دو اور ہر
 بات میں میری تقلید نہ کر۔ تو خود ہی اپنے سے اس میں غور کرے اس
 لئے کہ یہ دین ہے اور بجز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور کسی
 کا قول حجت نہیں۔ اگرچہ اس قول کے قابل بہت ہوں اور نہ کسی کا قیاس
 حجت ہے اور نہ کوئی چیز حجت ہے یہاں تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ہے اور بس۔

جواب: یہ امام شافعی کا وہی قول ہے جس کا ذکر اگلے نمبر میں گزرا اور اگر میری
 یاد غلطی نہیں کرتی ہے تو اس میں سائل نے ایک کاروائی اور کی ہے
 مجھے یاد ہے کہ یہاں لا تقلدنی سے پہلے یا ابراہیم کا لفظ تھا
 جسے سائل نے اڑا دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ خطاب اپنے
 شاگرد مجتہد امام ابراہیم مدنی سے ہے نہ کہ زید و عمر سے۔ اور بیشک
 نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد حجت ہے۔ اس لئے اجماع و قیاس
 حجت ہوئے کہ انہیں کے ارشاد ثابت ہیں اور اسی لئے قول صحابہ اور
 قول ائمہ حجت ہوا اور انہیں نے ان کی اتباع کا حکم سنی یا از رو یا با

اور یہ قیاس جس کی اس قول امام شافعی میں نفی ہے قیاس غیر شرعی ہے جو غیر مجتہد کا قیاس ہے۔ ورنہ خود امام شافعی قیاس فرماتے ہیں جس کی اسی عبارت حجة الله البالغہ میں تصریح ہے۔ علاوہ بریں جب یہاں کلام مجتہد میں ہے تو ضرور ایک مجتہد کا قیاس دوسرے مجتہد پر حجت نہیں۔ امام شافعی کا یہی مذہب ہے اور بیشک اللہ اور رسول کے سوا کسی کی اطاعت نہیں۔ انہیں کے حکم سے صحابہ اور ائمہ و حکام کی اطاعت واجب ہوئی غیر مقلدین ایسے اقوال سے یہ چاہتے ہیں کہ اماموں کے مطیع رہیں نہ حاکموں کے مطیع۔ مگر یہ خود اطاعت خدا اور رسول کے خلاف ہے۔

سوال ۸۷: اور حجة الله البالغہ میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذیل درج ہے یا نہیں؟ لیس لاحد مع الله ورسوله کلام ولا تقلدنی ولا تقلدن مالک ولا لا و زاعی ولا النخفی ولا غیرہم وخذ الاحکام من حیث اخذوا من الكتاب والسنة یعنی اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے میں کسی کا کوئی قول معتبر نہیں۔ نہ تو میری تقلید کر، نہ مالک کی، نہ اوزاعی کی اور نہ نخفی کی اور نہ کسی اور کی۔ احکام کو وہیں سے لے جہاں سے انہوں نے لے لیا ہے۔

جواب: یہ امام احمد کا وہی قول ہے جس کا ذکر دو تین نمبر پیشتر کر چکا ہوں اور تو بھی وہیں سے احکام لے جہاں سے اگلے مجتہدین نے لے۔ صاف دلیل ہے کہ خطاب مجتہد سے ہے۔

سوال ۸۹: اور حجة الله البالغہ میں امام ابو یوسف اور امام زفر رحمہما اللہ کا قول ذیل مذکور ہے یا نہیں؟ لایحل لاحد ان

یفتی بقولنا مالہ لعلہ من این قلنا یعنی کسی کو
حلال نہیں کہ ہمارے قول کے مطابق فتویٰ دے، جب تک یہ نہ
جان لے کہ ہم نے کہاں سے یعنی کس دلیل سے کہا ہے۔

جواب: اس کا بیان بھی اسی نمبر میں گزرا ہے۔

سوال ۹: چاروں اماموں سے پہلے بھی کوئی تقلید کا مذہب جاری کھایا
نہیں؟ اگر جاری تھا تو کس امام کی تقلید کا مذہب جاری تھا۔ اور اس
امام کی تقلید کس نام سے پکاری جاتی تھی اور اب اس امام کی تقلید
جائز ہے یا نہیں۔ اگر نہیں جائز ہے تو کس نے منع کیا اور کب منع
کیا اور کیوں منع کیا۔

جواب: چاروں اماموں سے پہلے اور بعد ہمیشہ تقلید ہوا کی اور ہوتی ہے۔

چاروں مذہب کا اتباع بعینہ اتباع صحابہ ہے کہ یہ مذاہب انھیں سے
مانخوذ ہیں۔ اور ان کی اتباع سے نہ ممانعت تھی، نہ ہے۔ اسی عبارت
حجۃ اللہ البالغہ میں تصریح ہے کہ مذہب امام ابو حنیفہ کی اصل حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتاویٰ اور حضرت مولیٰ علی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اصحاب کے فیصلے ہیں اور یہ کہ وہ اس راہ سے
جدانہ ہوئے۔ چاروں اماموں سے پہلے اہل حق کسی ایسے خاص نام سے
نہ پکارے جاتے تھے نہ وہ محمدی یا اہل حدیث کہلاتے، بلکہ اہلسنت
و جماعت کے نام سے بھی مشہور نہ تھے۔ یہ نام بھی کئی صدی کے بعد غالباً امام
ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے سے شائع ہوا ہے۔ دیکھو
شرح عقائد نسفی وغیرہ۔ تو حنفی شافعی ناموں کا حدوث ایسا ہے
جیسا اشعری ماتریدی۔ حالانکہ عقیدے یقیناً وہی ہیں جو نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ سے ماخوذ ہیں۔

سوال نمبر ۹۱: تقلید کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی کچھ فرمایا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں بہت آیتوں اور حدیثوں میں حکم دیا ہے۔ پہلی آیت یا ایہا

الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم۔ اے ایمان والو حکم مالو اللہ کا اور فرمانے پر چلو رسول اللہ

اور اپنے علماء کے۔ صحیح یہ ہے کہ اس آیت میں اولی الامر سے مراد علماء ہیں۔ دیکھو زرقانی شرح مواہب۔ دوسری آیت و لو ردوہ

الی الرسول و اولی الامر عنہم لعلمہ الذین

لینتبطونہ منہم۔ جو معاملہ پیش آتا اگر سے رسول اور

اپنے عالموں کی طرف رجوع کرتے تو ضرور وہ جو اپنی فکر سے باریک حکم

نکالتے ہیں۔ خدا کا حکم جان لیتے۔ اس آیت سے صاف ظاہر ہوا کہ

استنباط پر مجتہدین ہی قادر ہیں۔ اور مسلمانوں کو ان کی طرف رجوع

کا حکم ہے اور نیز یہ کہ اولی الامر سے مراد علماء ہیں۔ کہ اس آیت کے بڑے

مصدق ابو بکر و عمر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں حاکم نہ تھے۔

آیت سوم: و ما کان المؤمنون لینفذوا کافۃ فلو نفر

من کل فرقۃ منهم طایفۃ لیتفقہوا فی الدین و

لینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون

مسلمان سب کے سب تو جانے سے رہے تو کیوں نہ ہو کہ ہر گروہ میں

سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین میں سمجھ حاصل کرتے اور واپس آکر ڈر سناتے

اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچیں۔

آیت چہارم: فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون ہ علماء سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو، ہمیشہ علماء، اس آیت سے وجوب تقلید پر استدلال کرتے رہے ہیں۔ دیکھو مسلم الثبوت وغیرہ اور حدیثیں تو اتنی کثیر ہیں کہ جنہیں میں اس وقت یاد پر لکھا ہی نہیں سکتا۔

سوال ۹۲: اگر فرماتا ہے تو کیا فرماتا ہے عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے

یا نہیں؟ فبشر عبادی الذین یستمعون القول فی تبتعون احسنہ اولئک الذین ہوا ہم اللہ واولئک ہم اولوا الالباب ہ یعنی پس تو میرے ان بندوں کو خوشخبری سنائے جو ہر طرح کی باتیں سنتے ہیں پھر ان میں سے جو اچھی بات ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے راہ راست دکھلایا ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں۔

جواب: ہے۔ اور اس میں مجتہدین کو بشارت ہے اور یہ کہ احکام خود پہنچانے کی ہدایت انہیں کو ملی ہے۔ اور یہ کہ عقل کامل وہی رکھتے ہیں تو اس سے بھی تقلید کا ثبوت ہے۔

سوال ۹۳: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے کہ نہیں؟ ولا تقف ما لیس

لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔ یعنی جس بات کا تجھ کو علم نہ ہو اس کی پیروی مت کرو۔ اس میں کچھ شبہ نہیں کہ کان اور آنکھ دونوں اور دل ان سب کی باز پرس ہوگی۔

جواب: ہے۔ مگر نقل میں دو جگہ غلطی ہوئی ہے اور اسی لئے غیر مجتہد پر تقلید

فرض ہوتی ہے کہ اسے بے اتباع مجتہد حکم الہی معلوم نہ ہوگا اور بے حکم کے معلوم کئے عمل کی ممانعت فرمائی۔ دیکھو مسلم الثبوت و فصول البدائع و قواح وغیرہ۔

سوال ۹۴: عبارت ذیل قرآن مجید کی آیت ہے یا نہیں؟ واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم لاتعلمون شیئا وجعل لکم السمع والابصار والافئدة لعلکم تشکرون۔ یعنی اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے پیدا کیا۔ تم کچھ نہیں جانتے تھے اور تم کو کان دیئے اور آنکھیں دیں اور دل تاکہ تم شکر گزاری کرتے رہو۔
جواب: ہے۔ اور اسے نفی تقلید سے کچھ علاقہ نہیں۔

سوال ۹۵: آیت کریمہ فا سئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون۔ یعنی اہل ذکر سے سوال کرو اگر تم نہیں جانتے ہو میں الفاظ ذیل سے کیا مراد ہے؟ سوال۔ اہل الذکر۔ اهل الذکر۔ بلحاظ سیاق و سباق جواب دیجئے۔

جواب: سوال دریافت کرنا۔ اہل ذکر قرآن ہے۔ اہل الذکر علماء کہ نہ جاننے کا علاج جاننے والوں ہی سے پوچھ کر ہو سکتا ہے۔ خصوص سبب کا اعتبار نہیں۔ عموم لفظ کا ہے۔

سوال ۹۶: اس آیت میں نہ جاننے سے کس چیز کا نہ جاننا مراد ہے؟
جواب: ہر شے کو دین میں جس کی حاجت ہو۔ دیکھو مسلم الثبوت۔

سوال ۹۷: امامت کے بارے میں حدیث شریف میں کیا ترتیب وارد ہوئی ہے یعنی حدیث شریف کی رو سے اول نمبر کا مستحق امامت کون ہے دوم نمبر کا کون؟

جواب: مختلف ترتیبیں آئی ہیں۔ دیکھو فتح القدر و فصول البدائع وغیرہ
 سواں ۹۸: حدیث ذیل صحیح مسلم کی حدیث ہے یا نہیں قال رسول اللہ
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوم القوم اقرأہم لکتاب
 اللہ تعالیٰ فان کانوا فی القراءۃ سواءً فاعلمہم بالسنة
 فان کانوا فی السنة سواءً فاقومہم سنأً یعنی امامت وہ
 شخص کرے جو سب سے زیادہ قرآن داں ہو۔ اگر قرآن دانی میں سب برابر
 ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو سب سے زیادہ حدیث داں ہو۔ اگر حدیث
 دانی میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو ہجرت میں سب سے
 پہلے ہو۔ اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو امامت وہ شخص کرے جو سین
 میں سب سے زیادہ ہو۔

جواب: یہ حدیث بھی مختلف الفاظ سے آئی ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 کے قول آخر سے منسوخ ہو چکی ہے۔ دیکھو فتح القدر و صحیحین بخاری
 و مسلم۔

سواں ۹۹: اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں کہ حق امامت ہانی
 مسجد یا اولاد ہانی مسجد کو ہے۔ ان کے رہتے ہوئے کسی کو حق نہیں ہے
 اگر ہو تو بیان فرمائیے؛

جواب: یہ حکم فقہ کا ہے اور کسی آیت یا حدیث میں اس کا رد نہیں۔

سواں ۱۰۰: اس بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں؛ کہ ایسا مسئلہ
 جو مذاہب اربعہ سے خارج ہو اگرچہ اہل حدیث کے مطابق ہو وہ مسئلہ
 باطل ہے اور اس پر عمل کرنے والا بدعتی اور نارہی ہے اگر ہو تو بیان فرمائیے۔

جواب: میں ابھی حدیث سے بیان کر چکا ہوں کہ سواد اعظم سے جدا ہونے والا نارہی

ہے اور یہ بھی ثبوت ہو چکا کہ ہزار برس سے مسلمانوں کا سواد اعظم انہیں
چار مذاہب میں محصور ہے نیز یہ بھی خود سائل کی پیش کردہ عبارت سے
بتا دیا کہ ان چار مذاہبوں سے روگردانی میں بڑا فساد ہے اور فساد چھوٹا بھی
باطل ہے بڑا تو بڑا اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں وہ حکم قرآن و حدیث
ناری ہیں۔

سوال ۱۰۲: اس بارے میں ائمہ اربعہ کا یا ائمہ میں کسی کا قول ہے یا نہیں کہ ایسا مسئلہ جو
مذاہب اربعہ سے خارج ہو اگرچہ آیت و حدیث کے مطابق ہو وہ مسئلہ باطل
ہے اور اس پر عمل کرنے والا بدعتی و ناری ہے اگر ہو تو بیان فرمائیے۔
جواب: اس کا حدیث سے ثبوت ہو چکا اور ائمہ اربعہ میں امام مالک سے صراحتاً
منقول ہے کہ اپنے علماء کے عمل کو حدیث پر ترجیح دیتے۔ دیکھو مدخل
امام ابن الحاج مکی مالکی۔

سوال ۱۰۲: شرح مسلم الثبوت جس کا بیان نمبر ۲۵ میں ہو چکا اس میں
عبارت ذیل ہے یا نہیں؛ الحق انه انما منع من منع تقليد
غيرهم لانه لم يبق رواية مذهبهم محفوظة
حتى لو وجد رواية صحيحة عن مجتهد آخر يجوز
العمل بها الا ترى ان المتأخرين افتوا بتخليف المشهور
واقامة له موقع التزكية على مذهب ابن ابي ليلى
يعنى حق بات یہ ہے کہ جس شخص نے غیر ائمہ اربعہ کی تقلید سے منع کیا
ہے صرف اس وجہ سے منع کیا ہے اور مجتہدین کے مذاہب کی روایت
محفوظ نہیں رہی حتیٰ کہ اگر کسی دوسرے مجتہد کے مذہب کی کوئی صحیح روایت
مل جائے تو اس پر عمل جائز ہے۔ چنانچہ متاخرین حنفیہ نے مجتہد کے

بجائے تزکیہ گواہان کے تحلیف گواہان کا فتویٰ دیا ہے ابن ابی لیلیٰ کے
 مذاہب پر جو مذاہب اربعہ کے علاوہ ہے۔

جواب: عملی طور پر اس میں بھی تسلیم ہے کہ بنظر واقع مذاہب اربعہ کی مخالفت
 ممنوع ہے کہ اب کوئی روایت اور مذاہب کی محفوظ نہیں رہی۔

فرضی صورت غیر واقع میں فرضی اجازت عمل کے لئے بکار آمد نہیں
 گواہان کا مسئلہ اس صورت میں ہے جب قاضی مجتہد ہو۔ دیکھو

ردالمحتار کتاب القضاہ ورنہ اگر بادشاہ اسلام بھی تحلیف کا حکم دے
 تو علما پر واجب ہے کہ اسے نصیحت کریں کہ وہ حکم نہ کرے جسے ہم نہ مانیں

تو تیرا غضب ہو اور مانیں تو خدا کا غضب ہو۔ دیکھو درمختار وغیرہ

سوال ۱۰۳: ائمہ حدیث جیسے امام بخاری و امام ترمذی وغیرہ نے اپنی اپنی کتابوں

میں ائمہ اربعہ کے علاوہ دوسرے مجتہدین جیسے امام سفیان ثوری جتہ

اللہ علیہ اور امام اسحاق بن راہویہ اور امام عبداللہ بن مبارک کے مذاہب

کی صحیح روایتیں بھی مع سند بیان کی ہیں یا نہیں۔

جواب: غلط ہے۔ صحیح بخاری کا ہرگز یہ طریقہ نہیں کہ ان صاحبوں کے اقوال

کی تائید میں صحیح حدیثیں لائے اور جامع ترمذی میں بھی غالباً ان کے

اقوال بے سند مذکور ہیں اور عبداللہ بن مبارک حنفی المذہب ہیں۔ دیکھو

درمختار۔

سوال ۱۰۴: مکہ معظمہ میں چار مصلے کس نے قائم کئے اور کب قائم ہوئے اور کیوں

قائم کئے مع سند بیان کیجئے۔

جواب: جس قوم یعنی مسلمان نے جس غرض یعنی نفع مسلمین کے لئے مدرسہ قائم

کئے اور انہیں دینی کام سمجھا اور غیر مقلدین بھی برابر ان کی تقلید کر رہے

ہیں۔ حالانکہ وہ زمانہ صحابہ و تابعین میں نہ تھے اور اسی قوم نے اسی غرض کے لئے یہ مصلے قائم کئے جسے صدہا برس گزرے۔ دیکھو حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ علامہ عبدالغنی نابلسی۔ شروع تاریخ نہ ان مدرسوں کی یاد ہے نہ ان مصلوں کی۔

سوال ۱۰۵: جب مکہ معظمہ میں چاروں مصلے قائم کئے جانے لگے تو اس وقت کے علماء نے ان کا قائم کرنا منع فرمایا تھا یا نہیں؟
جواب: کسی سند صحیح سے ثابت نہیں کہ یہ مصلے جس وقت قائم ہونا شروع ہوئے تھے اس وقت کے علماء نے انھیں منع فرمایا ہاں شاید بعض کا خیال خلافت پر گیا ہو جس پر عمل نہ ہوا۔

سوال ۱۰۶: مکہ معظمہ میں چاروں اماموں نے مصلے قائم کئے تھے یا نہیں؟
مع سند بیان فرمائیے۔

جواب: چاروں مذہب چاروں اماموں نے صحابہ سے اخذ فرما کر شائع کئے جو ان مصلوں کی اصل ہیں اور ان مصلوں کو منع فرمایا نہ کوئی خاص حکم دیا یہی حال مدارس کا ہے۔

سوال ۱۰۷: مکہ معظمہ میں چاروں مصلے قائم کرنے کے بارے میں کوئی آیت یا حدیث ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو بیان فرمائیے۔

جواب: قرآن و حدیث میں جماعت کا حکم ہے۔ مسجد الحرام میں مصلے قائم ہونے کا حکم ہے کسی خاص گنتی کا ذکر نہ مانع ہے۔

سوال ۱۰۸: شامی جس کا بیان نمبر ۱ میں ہو چکا ہے، اس میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟ ان ما یفعل اهل الحرمین من الصلاة بائمة متعددة و جماعات مترتبة مکروہ اتفاقاً

یعنی اہل حرمین جو متعدد اماموں اور متعدد جماعتوں کے سامنے یکے بعد دیگرے نماز پڑھتے ہیں یہ فعل ان کا بالاتفاق مکروہ ہے؟
 جواب: سائل نے عبارت میں قطع و برید کی ہے۔ شامی تو روزانہ میرے مطالعے میں رہتی ہے۔ شامی نے اسے نقل کر کے اس کا صریح رد کر دیا ہے اور اس کو تمام علماء کے اجماع کے خلاف بتایا ہے۔

سوال ۱۰۹: اور شامی میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ نقل عن بعض مشائخنا انكاره صريحاً حين حضور الموسم سنة ۵۵ھ منہم الشریف الغزنوی و ذکر انہ افقی بعض الممالک بعدہ جواز ذلك علی مذهب الفقہاء الاربعہ و نقل انكار ذلك ایضاً عن جماعة من الحنفیة و الشافعیة و الممالک حضر و الموسم سنة ۵۵ھ یعنی نقل کیا گیا کہ ہمارے بعض مشائخ نے جن میں شریف غزنوی بھی ہیں اور بھی ایک جماعت علمائے حنفیہ شافعیہ و مالکیہ نے جب ۵۵ھ موسم حج میں یہ لوگ حاضر ہوئے تھے تو اہل حرمین کے اس فعل کو جس کا بیان نمبر ۱۰۸ میں کیا گیا صریحاً انکار کیا اور بعض علمائے مالکیہ نے تو اس مذکورہ بالا فعل کو ناجائز ہونے کا چاروں اماموں کے مذہب کے مطابق فتویٰ دیا۔

جواب: یہ اسی عبارت کا تتمہ ہے جس کے بعد شامی نے تمام علماء کے اجماع سے اس کا رد کیا اور خود اس شامی و عمامی وغیرہ نے ان جماعتوں کی نسبت لکھا کہ تمام مسلمانوں نے بہتر سمجھا اور جمہور اہل ایمان نے مکر معظمہ و مدینہ منورہ و بیت المقدس اور مصر و شام میں ان پر عمل

کیا اور یہ کہ شاذ و نادر جس نے خلاف کیا وہ اعتماد کے قابل نہیں۔
سوال ۱۱۱: تفسیر عزیزی کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ اہلسنت و جماعت
کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: دہلی کے ایک عالم زمانہ حال کے تھے۔ یہ تفسیر ان کی تصنیف ہے۔
جسے آدھی چہارم بھی نہ لکھ پائے تھے کہ انتقال ہو گیا۔ نظر ثانی تو
دوسرا درجہ ہے اور اصل کلی مطابق ۲۵۔

سوال ۱۱۲: تفسیر عزیزی میں عبارت ذیل ہے یا نہیں؟ 'و خدائے تعالیٰ بخر
لیست از آنچه در زمانہ آئندہ عمل خواہند کرد و از راہ بدعت یک یک
جہت کعبہ تقسیم خود خوانند کرد'

جواب: جہاں تک مجھے خیال ہے یہ عبارت اس طرح نہیں ہے بلکہ ایک
اجمالی بات کر کے لکھی ہے اور اس کی سند کسی سے نہ دی اور خود
صاحب عزیزی نے تقریر ولیمہ میں تصریح کی ہے جو کسی بات کو یوں
لکھے کہ ظاہر یہ ہے وہ بھی اس میں شک رکھتا ہے اور خود ہی اس
کا قائل نہیں ہے۔ دیکھو زبدۃ النصاب تو جو نزاجمال بتائے وہ کیوں
کر اس بات کا قائل ٹھہر سکتا ہے پھر تقسیم کے یہ معنی ہیں کہ ایک
حصہ میں دوسرے کا حق نہ ہے۔ دیکھو ہدایہ باب صفتہ الصلاة اور
جہات کعبہ کا یوں حصہ بانٹ، بیشک ناجائز ہے۔ پھر عزیزی میں اس
کے بعد یہ بھی ہے کہ اپنی اپنی جہت کو افضل بتاؤ گے اور بے شک یہ
بھی شرعاً پسند نہیں تو اعتراض ان جاہلوں پر ہے جو تقسیم اور تفضیل
کے قائل ہوں نہ کہ اصل مصلحتوں پر۔

سوال ۱۱۳: سب سے پہلے یہ رائے کس نے قائم کی کہ چاروں اماموں کے

علاوہ اور کسی کی تقلید جائز نہیں؟

جواب: اشباہ و تحریر الاصول وغیرہ کتب متعددہ میں اس پر اجماع نقل کیا اور اجماع میں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ پہلے یہ رائے کس نے نکالی، کیوں نکالی۔ نہ اس کی ہمیں تحقیق نہ اس کی ہمیں حاجت۔

سوال ۱۱۲: جس شخص نے یہ رائے قائم کی کس بنا پر قائم کی؟
جواب: جواب ابھی گذارش ہوا۔

سوال ۱۱۳: اس شخص نے جس بنیاد پر یہ رائے قائم کی وہ بنیاد صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: ابھی گذر چکا۔

سوال ۱۱۵: یہ رائے چاروں اماموں کے زمانہ میں قائم ہوئی یا بعد میں۔ اگر بعد میں قائم ہوئی تو کس قدر بعد میں؟

جواب: اس کی تاریخ میں نے معلوم نہ کی، نہ اجماع میں دریا
تاریخ کی ضرورت ہے۔

سوال ۱۱۶: جس شخص نے یہ رائے قائم کی اس کی تقلید جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس کی تقلید کرنے والے کس نام سے پکارے جاتے ہیں اور خود وہ شخص کیا تھا کس کا مقلد تھا یا مجتہد؟

جواب: اجماع کی تقلید جائز بلکہ واجب ہے اس کے پیرواہلسنت کہلاتے ہیں۔ اجماع کسی خاص شخص کا نام نہیں کہ اسے بتایا جائے کہ کس کا مقلد تھا یا مجتہد۔

سوال ۱۱۷: ایسی کوئی آیت یا حدیث صحیح کسی معتبر کتاب، حدیث کے حوالہ سے آپ بتا سکتے ہیں جس میں یہ مسئلہ ہو کہ غیر مقلدین کے پیچھے حنفیوں

کی نماز جائز نہیں؟

جواب : اس کی بحث حدیث وغیرہ سے میں اوپر لکھ چکا ہوں۔

سوال ۱۱۷ : آپ مسئلہ ذیل جانتے ہیں یا نہیں؟ من صلی خلف فاسق

او مبتدع فال فضل الجماعة یعنی فاسق و مبتدع کے پیچھے

بھی نماز پڑھنے سے ثواب جماعت کا ملتا ہے؟

جواب : ہاں۔ فقہی کتابوں میں ایسا لکھا ہے اور کراہت سب مانتے ہیں یہاں

تک کہ انہیں علماء نے صاف یہ بھی بتا دیا ہے کہ جہاں فاسق امام ہو

اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نماز پڑھے یعنی جبکہ اس کے روکنے

پر قدرت نہ ہو جیسے کہ جمعہ میں ہے : کہ صحیح مذہب میں جمعہ بھی ایک شہر میں

کئی جگہ ہو سکتا ہے تو اس مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں جاسکتا ہے۔

دیکھو فتح القدیر و در مختار۔ تو غیر مقلدین ان اقوال سے مغالطہ دے کر

یہ چاہتے ہیں کہ اہلسنت کی مسجدیں چھین لیں، ان میں خود امامت کریں

اور اہلسنت بحکم علماء اپنی ان مساجد کو چھوڑ کر نماز کے لئے اور مسجدیں

ڈھونڈتے پھریں۔ یہ مساجد کو اچھا نام عبادت کے لئے مانا کہ اصل

جس کی بنائی ہوئی ہیں انہیں کو وہاں سے نکل جانے کا حکم ہوا اس

قول میں بھی کہ اصل جماعت کا ثواب ملے گا۔ وہ فاسق و مبتدع مراد

ہے جس پر لزوم کفر نہ ہو۔ ورنہ نماز باطل محض ہوگی جیسے غیر مقلدین

کے پیچھے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا۔

سوال ۱۱۹ : کتاب در مختار کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی

کتاب ہے یا نہیں؟ اور آپ اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں؟

جواب : ہے۔ اور عمل مفتی بہ بہر ہوتا ہے۔

سوال ۱۲۱: جو مسئلہ سوال نمبر ۱۱ میں بیان کیا گیا ہے وہ اس کتاب میں ہے یا

نہیں؟

جواب: اسی تفصیل کے ساتھ ہے جو میں نے ذکر کی۔

سوال ۱۲۲: مکروہ یا حرام کے قول ترک کرنے سے تھوڑا بہت ثواب ملتا ہے یا

نہیں؟

جواب: جو کام اپنی حد ذات میں نیک ہو اور حرمت و کراہت کسی بیرونی عارضی

بات کے باعث ہو تو اصل فعل پر ثواب اور اس عارضی کے سبب استحقاق

عذاب و عقاب ہوتا ہے۔ جیسے ریشمی کپڑے پہن کر نماز یا قرآن شریف کی

تلاوت، بدعتی یا فاسق کی اقتدار بھی اسی قبیل سے ہے کہ اصل فعل نماز

ہے، نیک اور نفس فعل جماعت ہے نیک، مگر یہ عارضی بات کہ امام بدعتی

یا فاسق ہے مکروہ و ممنوع تو اس عارضی کو ضرور منع کیا جائے گا۔ کہ اس کا

ثواب و عقاب بھی ہوتا ہے۔ اگرچہ نفس فعل کا ثواب الگ ہو۔ پھر یہ بھی

اس حالت میں ہے کہ فسق و بدعت لزوم کفر تک نہ پہنچتی ہوں ورنہ نفس

فعل ہی باطل ہو جائے گا۔ اور اب خالص عذاب زدہ جائے گا۔ جیسے ہمارے

مذہب میں غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنا۔

سوال ۱۲۳: حدیث ذیل صلوٰۃ خلف کل بدو فاجر یعنی ہر ایک نیک

و بد کے پیچھے نماز پڑھو۔ امر ہے یا نہیں؟

جواب: بیحد ضرور امر ہے اور معنی و جوہر یہاں کسی کے نزدیک نہیں کہ فاسق کے

پیچھے نماز پڑھنا خواہ مخواہ لازم کوئی نہیں کہتا۔ حدیث میں لفظ کل کا ہے

جس کے معنی یہ ٹھہریں گے تمام نیکوں بدوں کے پیچھے نماز ادا کرنا ہر شخص پر

واجب ہے۔ یہ واجب نہ کسی سے ادا ہوا نہ کبھی کسی سے ادا ہو سکے۔ اس

کی عمر اسی کے لئے کفایت نہ کرے گی کہ دنیا کے جتنے بھی نیک و بد ہیں کم از کم ایک ایک بار سب کے پیچھے نماز پڑھے البتہ اگر کلام سلطان و نائبان سلطان میں مخصوص کیا جائے جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں تو دفع ضرر کے لئے وجوب ضرور ہے یعنی تمیز نیک و بد کر کے آپ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ علماء، اس حدیث سے یہ مطلب ثابت کرتے ہیں کہ فاسق کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یعنی فرض اتر جاتا ہے اور ساتھ ہی تصریح فرمادیتے ہیں کہ مکروہ ہے۔ عامرہ کتب فقہیہ میں یہ استدلال امام مالک کے مقابل ہے کہ ان کے مذہب میں فاسق کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ اور بھی ایک روایت امام احمد سے ہے۔ دیکھو غنیہ شرح میزبہرقات شرح مشکوٰۃ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری اور کتب عقائد میں یہ استدلال روافض و خوارج کے مقابل ہے کہ رافضیوں کے نزدیک امام معصوم شرط ہے اور خارجیوں کے یہاں بہر فاسق کافر ہے اور یہ استدلال ضرور صحیح ہے غیر مقلدین ان مقاصد علماء کو پس پشت ڈال کر یہ مطلب نکالنا چاہتے ہیں کہ غیر مقلد اگرچہ فاسق و بدعتی ہیں مگر تم پر لازم ہے کہ خواہی مخواہی ان کے پیچھے نماز پڑھو۔ یہ مطلب ہرگز حدیث کا ہے نہ علماء کا بلکہ ان کی تصریحات کے صاف خلاف ہے۔

سوال ۱۲۳: امر کے حقیقی معنی وجوب ہیں یا نہیں جب افسر و حاکم اپنے ماتحتوں کو کسی بات کی تعمیل کا حکم دیں تو اس حکم سے اس بات کا واجب اور ضروری ہونا سمجھا جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں۔ ہمارے نزدیک حقیقت وجوب ہے اور محل اور موقع سے مختلف معنی سمجھے جاتے ہیں۔

سوال ۱۲۴: نورالانوار کو آپ جانتے ہیں یا نہیں؟ یہ کتاب آپ کی ہے یا نہیں؟
جواب: ہاں ہے بدستور نمبر ۲۵

سوال ۱۲۵: نورالانوار میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ عندنا
الوجوب حقيقة الامر لا يكون الا للوجوب۔ یعنی
ہمارے یہاں معنی حنفی مذہب میں وجوب ہی امر کے حقیقی معنی ہیں اور
امر وجوب ہی کے لئے ہوتا ہے۔

جواب: نیچے کی کتابیں دیکھنے کا منظرہ کو کم اتفاق ہوتا ہے۔ یہ عبارت اس میں
ہونہ ہو مگر مسئلہ وہ ہے جو میں نے ابھی بیان کیا کیا اس کی تصریح
عام کتب اصول میں ہے۔

سوال ۱۲۶: لفظ کے جو حقیقی معنی ہوں اُس حقیقی معنی کو چھوڑ کر اس کے
مجازی معنی لینا کس حالت میں جائز ہے اور کس حالت میں نہیں
جواب: جب حقیقت متغذریا مہجور ہو تو بالاتفاق اور مخلوب ہو تو
صاحبین کے نزدیک معنی مجازی لئے جائیں گے۔ ورنہ نہیں۔

سوال ۱۲۷: نورالانوار جس کا بیان نمبر ۱۲۴ میں ہو چکا ہے اس کتاب میں
عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ مادام امکن العمل با
لمعنى الحقيقى يسقط المجازى۔ یعنی جب تک حقیقی
معنی پر عمل ہو سکتا ہے مجازی معنی ساقط الاعتبار ہیں۔

جواب: یہ مسئلہ کتب اصول میں اسی تفصیل کے ساتھ ہے جو میں نے
بیان کی اور نورالانوار میں بھی اسی تفصیل سے ہوگا۔

سوال ۱۲۸: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وارکعوا مع الراکعین یعنی رکوع
کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یعنی نماز پڑھو نماز پڑھنے والوں

کے ساتھ۔ یہ امر ہے یا نہیں اور اس آیت میں نیک و بد کی قید ہے یا نہیں؟

جواب: یہ امر بھی وجوب کے واسطے نہیں ہے اور راکعین سے مراد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ دیکھو تفسیر جلالین وغیرہ۔ اور صحابہ سب کے سب نیک تھے اور آیت سے جماعت کے ثبوت میں کلام ہے۔ دیکھو معالم وغیرہ۔

سوال ۱۲۹: اللہ ورسول اللہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کلام میں بھی ایسی بات کا امر ہوتا ہے یا نہیں جو مکروہ یا حرام ہو۔ اگر ہوتا ہے تو اس کی کوئی مثال بیان فرمائیے۔ مگر جو مثال بیان فرمائیے وہ ایسی مثال ہو جو واقعی امر ہو نہ صرف صورت امر؟

جواب: جو بات اصل میں حرام یا مکروہ ہو اور بحال ضرورت اس کی اجازت فرمائی جائے تو کبھی رخصت بصیغہ امر آتی ہے جیسے فان عاد و اقعد۔ اور کبھی وجوب تک بھی ہوتی ہے جیسے مخمضہ میں حرام چیز سیدس منق یہاں تک کہ نہ کھائے اور مر جاتے تو حرام موت مرے۔ دیکھو ردالمحتار وغیرہ۔

سوال ۱۳: شرح عقائد نسفی جس کا بیان نمبر ۴۹ میں ہو چکا ہے اس میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟ ولان علماء الاممہ کانوا یصلون خلف الفسقة و اهل الاہواء والبدع یعنی علمائے امت سارے کے سارے فاسقوں اور بدعتوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

جواب: شرح عقائد میں یہ عبارت اس طرح نہیں بلکہ مجھ کو یقیناً یاد ہے

کہ اس کے ساتھ فرمادیا ہے کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ اور یہ کہ فسق اور بدعت حد کفر تک پہنچی ہوں تو بالکل باطل ہے۔

سوال ۱۳۱: علمائے امت جو فاسقوں اور بدعتیوں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے ان کا یہ فعل مکروہ یا حرام تھا یا نہیں؟

جواب: شرح عقائد سے نقل کر دیا گیا کہ فاسق اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ ہونے میں کسی کو کلام نہیں۔ تو یقیناً یہ علماء بھی اسے مکروہ جانتے مگر سلطنت کی مجبوری سے پڑھتے۔ مجبوری میں ممنوع تک کی رخصت مل جاتی ہے۔ اس تفصیل پر کہ ہدایہ اور در مختار میں ہے۔

سوال ۱۳۲: شرح عقائد کے حاشیہ جلال میں عبارت ذیل درج ہے یا نہیں؟

قوله خلف کل بدو و فاجرا اشار الی انہما سوا فی الامامة یعنی یہ جو فرمایا ہے کہ نیک و بد کے پیچھے۔ اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ نیک و بد دونوں امام ہونے میں مساوی ہیں۔

جواب: شرح عقائد میری دیکھی ہوئی ہے اور شرح عقائد نسفی کے ساتھ شتر شروح و حواشی میں نے دیکھے اور ان میں کوئی حاشیہ جلال نہیں ہاں ہندی چھاپے میں زید و عمر کتاب پر حاشیہ چڑھا دیتے ہیں ان میں کوئی ہو تو مجھے معلوم نہیں۔ نہ وہ قابل التفات نہ عالم میں کوئی عالم اس کا قائل کہ امامت کے لئے نیک و بد سب برابر ہیں۔ ہاں فرض اتر جانے میں کہو تو ایک بات ہے جبکہ بدی حد کفر تک نہ ہو۔

سوال ۱۳۳: عبارت ذیل صحیح بخاری میں درج ہے یا نہیں؟ قال الحسن

صل خلفہ و بدعة علیہ یعنی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ

نے فرمایا کہ تو مبتدع کے پیچھے نماز پڑھ لے اور مبتدع کی بدعت کا وبال خود اس پر ہے۔

جواب: یہ قول بے سند بخاری میں ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے یہاں بخاری نے جو حدیث نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع سند بیان کی اس سے صاف وہی مطلب کھلتا ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب فاسق و مبتدع بادشاہ ہو یا اس کی طرف سے حاکم ہو اور بخاری نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ایسا صرف ضرورت اور ناچارگی میں ہے۔

سوال ۱۳۲: عبداللہ بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس حالت میں گئے کہ وہ گھرے ہوئے تھے یعنی جب کہ حضرت عثمان کو بلوائیوں نے گھیر رکھا تھا۔ عبداللہ بن عدی نے جا کر حضرت عثمان سے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہیں اور ہم کو امام فتنہ نماز پڑھا رہا ہے اور ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں اس کی وجہ سے گناہ میں نہ پڑ جائیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا۔ الصلوٰۃ احسن ما یعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اسباؤا فاجتنب اسباؤتھم۔ یعنی جو لوگ جو کام کرتے ہیں ان میں نماز سب سے اچھا کام ہے۔ تو جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے اس اچھے کام میں شریک ہو جاؤ اور جب بُرا کام کریں تو تم ان کے اس برے کام میں ساکت نہ دو۔

جواب:

کا ذکر فرما دیا اور ان لوگوں کی مجبوری خود ظاہر ہے کہ بلوائیوں کے سردار نے امام برحق کو نظر بند کر لیا اور خود امامت کرتا تھا۔

سوال نمبر ۱۳۵: یہ کوئی شخص کسی طور سے امام بن جائے اور لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھیں اور یہ امر کہ کسی کو اپنے اختیار سے امام بنائیں۔ ان دونوں صورتوں کا ایک حکم ہے کہ دونوں امر مکروہ ہیں یا دونوں غیر مکروہ یا ان میں سے ایک مکروہ ہے اور دوسرا غیر مکروہ، اور کون مکروہ ہے اور کون غیر مکروہ؟

جواب: فاسق و مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنا ایک گناہ ہے اور اسے امام بنانا دوسرا گناہ ہے اور کسی طرح امام ہو گیا ہو تو بلا مجبوری اس کے پیچھے نماز پڑھنا ایک گناہ ہے۔

سوال نمبر ۱۳۶: کتاب تفسیر احمدی کو آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ اور یہ آپ کی کتاب ہے یا نہیں؟

جواب: ہے۔ مطابق نمبر ۲۵۔

سوال نمبر ۱۳۷: تفسیر احمدی میں جو اہلسنت والجماعت ہونے کے لئے دشمنیاں ضروری لکھی ہیں ان میں ذیل کی دو باتیں یہ بھی ہیں یا نہیں؟
الصلوة علی الجنائزین والصلوة خلف الامامین یعنی صالح و فاسق دونوں کے جنازے کی نماز پڑھنی اور صالح و فاسق دونوں کے پیچھے نماز پڑھنی۔

جواب: یہ میری یاد میں ایک بے سند حکایت ہے اور اس سے مراد وہی رافضیوں، خارجیوں کا رد ہے جیسے کہ میں نے اوپر بیان کیا۔

دوم ذی الحجۃ الحرام ۱۳۷۲ھ شنبہ

کلام الامام الکلام

از: امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

دشمن احمدیہ شدت کیجئے	ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھڑنے مہربانیاں	چھڑنا شیطان کا عادت کیجئے
مثل فارس زائرے ہوں نجیب	ذکر آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل	یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام	جان کافر پر قیامت کیجئے
حق تمہیں فرما چکا اپنا حبیب	اب شفاعت بالمحبّت کیجئے
آپ درگاہ خدا میں ہیں وجیہ	ہاں شفاعت بالوجاہت کیجئے
اذن کب کا مل چکا اب تو حضور	ہم غریبوں کی شفاعت کیجئے
ملحدوں کا شک نکل جائے حضور	جانب مرہ پھر اشارت کیجئے
شُرک ٹہرے جس میں تعظیم حبیب	اس بُرے مذہب پر لعنت کیجئے
ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی	عشق کے بدلے عداوت کیجئے
والضحیٰ حجرات الم نشرح سے پھر	مومنو! اتمام حجت کیجئے
بیٹھتے اٹھتے حضور پاک سے	التجا واستعانت کیجئے
یا رسول دہائی آپ کی	گو شمال اہل بدعت کیجئے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے	زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے
یا خدا تجھ تک ہے سب کا منتہی	اولیاء کو حکم نصرت کیجئے

میرے آقا حضرت اچھے میاں

ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

تاثرات و جذبات



ڈاکٹر محمد اقبال، لاہور

”ہندوستان کے دور آخر میں ان جیسا طباع اور ذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا۔“

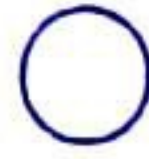


پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

سابق صدر شعبہ اردو، سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد، سندھ

”اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں علیہ الرحمہ اپنے دور کے بے مثل علماء

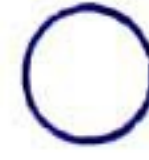
میں شمار ہوتے ہیں۔“



علامہ علاؤ الدین صدیقی

سابق وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، لاہور

”فاضل بریلوی کی زندگی کو مشعل راہ بنانا چاہئے۔“



ڈاکٹر عبوت بریلوی

پرنسپل اور نیشنل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

”انہوں نے اپنی تصانیف سے علوم اسلامیہ میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔“



ڈاکٹر نصیر احمد ناصر

سابق وائس چانسلر، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

”بلاشبہ وہ عبقری تھے۔“



پروفیسر ابرار حسین

شعبہ بنیادی سائنس، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

”ریاضی کے میدان میں اعلیٰ حضرت کا مقام بہت بلند ہے۔“



پروفیسر کرار حسین

سابق وائس چانسلر، بلوچستان یونیورسٹی، کوئٹہ

”انہوں نے علم و عمل میں عشق رسول ﷺ کو وہ مرکزی مقام دیا ہے جس

کے بغیر تمام دین جسد بے روح ہے۔“



ڈاکٹر خلیل الرحمن اعظمی

صدر شعبہ اردو، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

”اردو کی نعتیہ شاعری کا کوئی جائزہ حضرت کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہو

سکتا۔“

